Arya Patr Breli
By Shyam Srup 1973 G.K.V.

1228

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम आर्य पत्र बरेली

माह जून 1916

लेखक डा० श्याम स्वरूप L.M.S.

प्रकाशन वर्ष 1916

आगत संख्या 1228

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1228

1228.U

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1228

رجسٹرڈ الف ۷۶۶ اوم رجسٹرڈ الف ۷۶۶

آریہ ...

قیمت سالانہ عہ

وصیت سوامی دیانند

1228:U

تہذیب آریہ سماج بریلی کا ماہواری

ایڈیٹر ڈاکٹر شیام سروپ ستیہ برت ایل ایم ایس

جلد ۲۰ | بابت ماہ جون ۱۹۱۷ء مطابق جیٹھ سمت ۱۹۷۴ بکرمی | نمبر ۶

کل زر بنام رائے بہادر منشی دامودر داس صاحب اسسٹنٹ سکریٹری یتیم خانہ آریہ سماج بریلی کے آنا چاہئے

فہرست مضامین

نام مضمون	مضمون نگار	نمبر صفحہ
وید امرت	ایڈیٹر	۱
یتیموں کی مدد	"	۴
ستیہ بات	"	۱۰
نالۂ یتیم	منشی بشیشر پرشاد لکھنؤ	۱۵
وگیان	لیلا شنکر	"
سوریہ سنتان	"	۲۰
نوٹس شادی	"	۲۳
آتما اور شریر	ایڈیٹر	۲۴
سوارتھ ترشنا	"	۲۵
دیانند اور وید	منقول	۲۶
نوحہ خوانی آریہ سماج کی زبانی	کاشی ناتھ قلق	۳۹
اشتہار		۴۰
صوفیوں کو بھیڑ میں جکڑا اور اچھوتوں کا سدھار	بابو بشیشر	۴۱
ستیہ سنکلپ	بابو ربیشنکر	۴۳
پرماتما کے حضور میں (بھارت جننی کی پکار)	"	۴۶
روئیداد جلسہ منیجنگ کمیٹی یتیم خانہ		۴۸
رسید زر		۴۹
اشتہار		۵۴
تار دیکھنے کی بیوقت نوٹ ایڈیٹر		۵۵

[illegible] آریہ سماج ... بریلی میں چھپ کر شائع ہوا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج اناتھ آلہ بریلی۔ اسوقت اسمین ۶۴ لڑکے اور ۳۹ لڑکیان ہین
اسماہ ۱ نئے داخل ہوئے اور ۳ بہاگ گئے۔ صحت معمولی رہی۔
معمولی جاری اخبار بچون کو رہا۔ یتیم خانہ کے تمام کارخانہ جات معمولی طور پر چلتے رہتے
کمیٹی نے توسیع زمین کے لیے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین درخوا
پیش کی ہے کہ جسمین یتیم خانہ کی آیندہ وسعت اور اسلامیہ اسکول سے آیندہ خوشگوار
تعلقات قایم رکھنے کا خاص خیال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلامیہ اسکول نے بھی
توسیع زمین کے لیئے گورنمنٹ سے درخواست دے رکھی ہے۔ امید ہے کہ
گورنمنٹ بوقت منظوری دونون کا خیال رکھینگے۔

آریہ سماج بریلی آریہ ودیا سبہا کے کلیانی پاٹھشالا گنج ترقی کر رہے ہین اسوقت
۵۷ لڑکے لڑکیان ہین نائٹ سکول کا کام بھی چل رہا ہے۔ استری سماج دیالہ کی
ہیڈ ادھیاپکا چلی گئی ہے۔ اوسکے بجائے ایک سوشیل لوگیہ دہارمک ادھیاپکا کی
آوشیکتا ہے ہر اتوار کو پریتی بہوج و سبہ بہوج ہوتا ہے جسمین کہ پاٹھشالا کی
کنیائین بہوجن طیار کرتی ہین۔ ۲۱ مئی کے اتوار کا سبہ بہوج ایک امتحانی بہوج یا
الٹھوک بہوج تھا اسمین اتفاق سے سوامی انبہو آنند جی۔ بابو جانکی پرشاد جی منتا
پیلی بھیت۔ بابو شیو نراین جی منتری آریہ سماج مراد آباد۔ گرد کل برنداون کے برہمچاری
دہرم اندر و دہرم پال اور آریہ سماج بریلی کے سب کاریہ کرتا شامل تھے پنڈت
لالمنی و پنڈت بلبہدر نے کہلے طور پر سب کے سامنے کچے سبہ بہوج مین شامل
ہونے سے انکار کیا۔ دوسرے روز پنڈت لالمن جی کام چھوڑ کر گوالیار چلے گئے
اور پنڈت بلبہدر جی نے اپنے کیئے پہ افسوس ظاہر کیا۔ آریہ دہرم سبہا
اپنا کام معمولی طور سے کر رہی ہے۔ اوسنے چھوت چہات جاتی بہید ہٹنے کے
موتو نے کا پرن کیا ہے۔ مفصلہ ذیل لڑکے لڑکیان اپنی شادی اپنے جاتی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بقیہ مضمون دوسرے صفحہ ٹائٹل کے آخر مین ملاحظہ ہو

اوم

ویدامرت

पुरुतमं पुरुणामी शानं वार्याणाम इन्द्रं
सोमे सचा सुते

ہے پرماتمن۔ آپ اننت اتم اور سرو شترو وناشک ہو تتھا ہم وہی جگت کے پدارتھوں کے سوامی اور اتیادک ہو۔ موکش بھی آپ کے آدھین ہے آپکو اننت پریم سے گاویں اور استتی کریں۔ جن سے پرمیشور بڑھے اور پرمانند کو پراپت ہوں ۔

(۱) پرمیشور اننت اتم اور سرو شترو وناشک ہیں۔

(۲) ہم وہی جگت کے پدارتھوں کے سوامی انیادک اور موکش کے سوامی ہیں

(۳) استتی کریں اور پریم سے گاویں۔

(۴) جن سے پرمیشور بڑھے اور پرمانند کو پراپت ہوں۔

پرمیشور اننت اتم اور سرو شترو وناشک ہے

کیا پرمیشور سے اچھا کبھی کوئی ہے۔ پرمیشور کو جاننے سے کسی شترو کا ڈر کبھی نہیں رہتا۔ ناستک دنیاوی چیزوں کو ہی سب سے بڑا اور اتم مانتا ہے۔ لیکن جب اسکو ٹھوکر پر ٹھوکر لگتی ہے اور دکھ پر دکھ سہتا ہے تو ویراگ پیدا ہوتا ہے اور سنگ لیکر دنیاوی چیزوں کو چھوڑتا ہوا سوکشم سے سوکشم طاقت کی طرف بھاگتا ہے۔ اور اس جگہ چوٹیں کھا کر پریشان اور آوارہ مارا مارا پھرتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایسی اتینت دکھ مین اپنے سے بڑی نیک اور عقل کل طاقت کا پتہ لگتا ہے۔ اور بدھاتا کو سب سے اُچ اور پوتر تمام دکھون اور کلیسون سے دور سکھ کا سرچشمہ سمجھ سر جھکا دیتا ہے

بھو دبلگت کے سوامی اپیادک اور موکھش کے سوامی ہین یہ دنیا جو اتنی مختلف اور گوناگون ہے جسکا باہر کی آنکھ سے کوئی تعلق نہین معلوم ہوتا۔ گہری آنکھ سے دیکھنے سے ایک لڑی مین پیروئی ہوئی اور ایک سلسلہ سے گتھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ڈارون نے بھی اسی ناستک کی طرح ٹھوکرین کھا کر ایک سلسلہ جانا۔ لیکن اسکا پیدا کرنے والا کوئی ایک شے نہ مانا۔ اب لاج بالکل اسی چیز کا ظہور مانتا ہے۔ لوس بھی سب ایک ہی مانتا ہے۔ جب ہم یہ جان لینگے کہ ایشور پرکرتی سے علیحدہ کوئی چیز ہے۔ تب ہماری نجات ہوگی:۔

استتی کرین اور پریم سے گاوین جب ہم پرکرتی کے حال سے واقف ہو جاوینگے تو اوس سے کنارہ ہو کر سچائی کی طرف چلینگے اور ایشر چلنے کی ریت ٹھیک ٹھیک گیان یعنی استتی کرینگے۔ جب ہم آگ کو آگ جانکر امرت کو امرت جان لینگے تب امرت لیئے پریم ساگر مین پریم اُمڈیگا:۔

جلوۂ حق جہان جس کی لین نمودار ہوا :: خود کو رسوا کیا۔ صدقہ سرباز ا رہو اور مگن ہوگئے:۔

پرانند اور پرمیشور ملیگا جب مگن ہوگئے تبھی آنند ملیگا اور جب یہ سنیہا در کرامی کے دھیان مین مست رہیگا۔ ذکر ورد زبان کو ناگو ہو کیا استو نرشش ہو کر وصل کرائیگا۔ اور وصل کرتے ہی سبھا اسرار کھلینگے عقدہ حل ہونگی انتہا شانتی نصیب ہوگی اور شانتی نصیب ہوتے ہی آنند اور پرمیشور مل جائیگا:

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید پڑھنا یگ کرنا خیر اور خیرات سب
ایسے جلوہ مین ہر ایک لاچار ہے بیکار ہے

سب سے یکسو ہو کے جو تجھسے لڑاتا ہی نظر
مین بھی اسکو دیکھتا ہون یہ میرا اسرار ہے

جو کرے سو میری خاطر جو دھرے میرے لیئے
سادگی مین میرا عاشق کیا غضب ہوشیار ہے

اُسکو اُس نے ہو محبت جسکو مین پیدا کرون
بنوا ہو بیغرض ہو جب وہ میرا یار ہے

مجھسے چاہے مجھکو اور میری اُپاسنا مین رہے
دوسری صورت سی جب کچھو جنہی بیزار ہے

جو بتانا تھا بتایا دیکھ کیا باقی رہا:
ایک نقطہ ہے جو تیرے حق مین اب درکار ہے

ترک کر سب ملتین سے مجھ اکیلے کی پناہ
یہہ میرا ذمہ ہے ارجن تیرا بیڑا پار ہے

(ایڈیٹر)

نوٹ

دان داتاؤن سے پرارتھنا ہے کہ جو رقوم
اوپدیشم خانہ کو روانہ کرین اُپر پورا پتہ خوشخط اور صاف تحریر
فرمایا کرین۔ تاکہ رسید روانہ کرنے مین آسانی ہو۔ دوسرا صرف خریدار اخبار
آریہ پتر کے ہر ماہ نمبر چندہ کا ضرور تواد دیا کرین تاکہ ادائیگی رقم
ہو اور صحیح ہو اور اخبار بھیجنے مین وقت نہو
دوام لکھا جائے (منیجر آریہ پتر بریلی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یتیمونکی مدد

ہندو گھر خیرات کا مرکز ہے۔ ہندو دیویان خیرات کی مجسم مورتیان ہین۔
ہندو گھرونمین جن دو مروجہ طریقون سے خیرات ہوتی ہے اونکی بابت ثابت کیا
جاچکا ہے کہ وہ ہمکو اور ہماری قومی ترقی کے لیئے مضرت رسان ہین۔ اب مین خیرات کے
وہ پہلو دکہاونگا جنکا تعلق باہر سے ہے۔ اور ناظرین کی توجہ اس بات کی طرف
منعطف کرونگا کہ یہ سراسر ہماری کج فہمی ہے جو ہم اپنی خیرات کے چشمے خار دار
جنگلون اور فریب دِہ دلدلونمین بہنے دیتے ہین جنسے سوائے نقصان کے فائدہ
کی کوی صورت نہین دکہلائی دیتی اسمین شک نہین کہ جہان اب خار دار جنگل
اور دلفریب جلوہ گر جان کی گاہک دلدلین ہین وہان کسی وقت مین خوشبو دار اور تقویت
اور پہلدار درختون کے باغ تھے جنمین جاکر انسان کچہ نہ کچہ نفع ضرور اوٹھاتا تھا۔
مگر اب کیا ہے؟ اس سوال کے جواب کے لیئے متھرا کے چوبے گیا کے پنڈے
اور کاشی کے مسٹنڈے اور اونکی روایات اور کارستانیان۔ اونکے اعمال۔
اونکے چال چلن وغیرہ وغیرہ یاد آتے ہین اور دلکو ہلا دیتے ہین اس خیال
کہ مذہب کی آڑ مین کیسے کیسے خونخوار چیتے اور تند دسے اور درندے اون
مقامون مین رہتے ہین جہان پہلے رشی اور منیون کا باس رہتا تھا اور جنکے
درشن کرنے ہی سے انسان کے دل و دماغ مین اچھے خیالات کی لہر اوٹھتی
تھی۔ پھر کہنا پڑتا ہے۔ ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میرے قلم مین طاقت نہین ہے کہ آجکل کے تیرتھون - باباؤن - تلک دھاریون اور گروؤنکی زندگی کے کارنامجات لکھکر لٹریچر کو دھبہ لگاؤن - صرف ایک دو مثالین دیکر اپنے نفس مضمون پر آجاؤنگا - تیرتھون پر آپ جاتے ہین - اسٹیشن ہی سے پنڈے ساتھ ہو جاتے ہین اور کبھی یاترئون کے لیئے پنڈون مین آپس مین لٹھ بھی چل جاتے ہین اگر آپ کے باپ دادا مین سے کوئی اون تیرتھون پر ہو آیا ہے تو آپکو وہین جانا ہوگا جہان وہ ہو گئے ہین - پنڈے آپ کے رہنے کا انتظام کرتے ہین - آپکو سب درشن کراتے ہین - مگر جب پنڈدان کر کے آپکے ہاتھون مین پھولون کی زنجیر ڈالدیتے ہین تو کیا ہوتا ہے؟ صبح سے شام ہو جائے - مگر کیا مجال کہ بغیر آپکی جیب یا تھیلی خالی کر لیئے اور آپ سے آیندہ کے لیئے وعدہ کرائے آپ کے ہاتھ کھولین اور آشیرباد دین - آپ مین کیا یہ بھی طاقت نہین ہے کہ اسکو دور کر سکین - اگر آپ کچھ تیور بدلین تو فوراً درستی کر دی جاوے - اور لنگوٹی بندھوا دیجاوے - بعض جگہ تو واقعی لوٹ لیتے ہین اور اگر آپ انکا کہنا نکرین تو بدن مین ہلدی چونہ لگائین -

غرض یہ ہے ہمارے متبرک مقامون کی درشا ہے کیا انہین دان دینا سپھل ہے کیا ایسے پنڈونکا سپھل بولنا کچھ معنے رکھتا ہے - کیا ایسے شخص کو مالامال کرنے سے جنکو "کریا اکشر بھینس برابر ہے" کچھ قومی فائدہ مقصود ہے؟ کیا انکے بجائے یتیم خانے آپکے تیرتھ نہین بن سکتے - کیا معصوم یتیم جنکے گھٹ مین ایشور ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ "ایشر بالکون کے ساتھ ہے" - آپکے اور ہمارے دلوتا نہین ہین - کیا انکا درجہ زانی اور بدکار پنڈون سے بھی کم ہے - کیا پنڈونکی ذرا سی "سروس - جو وہ ہمارے لیئے رہنے کا مقام دیکر اور ہم کو تیرتھون مین درشن کرا کر" کرتے ہین اس قابل ہے کہ اونکی مورتیون کے سامنے مرد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جواہر کا ڈھیر لگا دیا جاوے اور معصوم بچے جنکو ابھی کچھ نہیں کہ ہم کون ہیں بھوکوں
مرنے دے جائیں۔ حمیت انسانی کا یہ تقاضا ہے کہ اگر ہماری رگوں میں رشیوں کا خون
ہے جوش آئے تو ان برائیوں کو جڑ [illegible] سے صاف کر دیں۔ میں نہیں کہتا
کہ ہم ان بدکاروں کے پیچھے پڑ جائیں۔ انکو انکے افعال کی سزا بھگتنے کیلیے
چھوڑ دو۔ ان سے کوئی سروکار نہ رکھو۔ انکی طرف نظر اوٹھا کر بھولی آنکھ سے بھی
نہ دیکھو۔ یہ جہنم واصل ہوں ہونے دو مگر اپنے یتیم بچوں کی جنکو زندگی بسر کرنا ہے
خبر لو۔ انکا بیڑا پار لگاؤ اور البتہ تمہارا بیڑا خود پار کریگا۔ ہم خود دیکھتے ہیں
کہ کسی کے ساتھ ذرہ برابر نیکی کرتے ہیں اور وہ اسکو پھر گٹھڑی احسان سمجھتا ہے
کم سے کم اپنا تو یہی خاصہ ہے اور میرا خیال ہے کہ ہندو قوم میں ابھی یہ احساس
باقی ہے۔ اگر کہیں سے یہ عنقا ہو گیا ہے تو انھیں پنڈوں اور بے ایمانوں کے
دل و دماغ اور گھر سے۔ انہیں بیشک مرتے ہوئے پر بھی رحم نہیں آتا ہے
یہ تو وہ ہیں جو شیو شنبھو کے ڈالنے کے لیئے کنوین میں آرا لگاتے ہیں اور بدلوٹ
یاتری کو اوس میں ڈھکیل کر اسکا مال و متاع سب ہضم کر جاتے ہیں۔ کیا
ایسوں کو اپنی گاڑھی کمائی کا پیسہ دینے سے ہم پاپ کے بھاگی نہیں بنتے
ہندو قوم کے شیرو۔ ذرا غفلت کی نیند سے چونکو اور آنکھیں کھولو کہ مذہب
کی آڑ میں کیا کیا بدعتیں قوم پر ہو رہی ہیں۔ اور وہ بھی ہمارے ہی ہاتھوں۔
میں کہتا ہوں کہ جتنا نقصان ان ذریعوں سے ہو رہا ہے اوتنا اب تک
ہندو قوم کو غیر قوم سے نہیں پہونچا کسی نے اب تک جونک بنکر ہمکو نہیں
چوسا اور جونک بھی ایسی جسکو ہم چھوڑا نہیں سکتے۔ جب سے ہم خبردار ہو گئے
مگر ایک حد تک۔ یہ ہو [illegible] تو ہمکو اپنی حالت پر نظر کرنیکی اجازت ہی نہیں دیتیں
[illegible] لیکن انسانوں نے تو وہ بہروپ بنایا ہے کہ عقل خواہ مخواہ دھوکا

کیا جاتا ہے - یہ روز نئے نئے رنگ رچاتے ہین مگر ہم ہین کہ ان رنگے سیارون کو اپنا روحانی لیڈر - اپنے پوجنیہ گرو مانکر ان کے پیچھے سرگردان رہتے ہین - اونکو پہونچا ہوا سمجھکر عورتین انکو پوجتی ہین اور آخرکار اپنے دامن عصمت کو اونکے ہاتھون اچانک چاک ہوتا ہوا دیکھکر دل مین مسوس کر رہجاتی ہین - ہندو قوم! کب تک تو ایسے بہروپیون کو نہین پہچانیگی - یاد رکھ کہ تیرے گذشتہ اعمالون نے تیری اس زندگی کی قسمت بنائی ہے اور اس زندگی کے اعمال آیندہ قسمت کو بنا رہے ہین - دنیا مین کوئی ایسا نہین جو تیری اپنی بنائی ہوئی تقدیر مین ذرہ برابر بھی فرق لا سکے - کیا تجھکو نہین معلوم ہے کہ خود کردہ را علاج نیست - اگر علاج ہے تو دوسرون کے ذریعہ سے نہین بلکہ اپنے ہی پرشارتھ سے تیری تقدیر کا چکر تیرے ہاتھ مین ہے - جسطرح کمہار اپنے چکر سے جیسے برتن چاہے بناتا ہے اوسکو کوئی روکنے والا نہین ویسے ہی جیسی چاہے تو اپنی تقدیر گڑھ سکتی ہے ان تمام باتون کے قلمبند کرنے سے میرا خاص منشا یہ ہے کہ تو ذرا چیتے اور خیرات ردیی دودھ کو ان زہریلے کیڑون کو نہ پلائے - کیونکہ ان کے پیٹ مین جاکر یہ سوائے زہر کے اور کچھ نہین بن سکتا جن سے سراسر تجھکو نقصان پہونچ رہا ہے - مناسب ہے کہ اسکو تو شیرخوار یتیمون کو پلائے جو تیرے ہی لخت جگر ہین اور جو آج تیرے بے دہرمی سے بلک رہے ہین اور جنکی گرم آہین تجھکو جھلس کر بھی نہین چھوڑتین - ہائے! کب تک یہ اولٹی گنگا بہیگی اور کب سوکھے دھانون پانی پڑیگا - کب ہمارا نخل مراد بر لائیگا - اور کب ہمارے کشت امید پھولے پھلیگی -

جالیس کے سید صاحب کے کمال سے کون ناواقف ہے آپکی ذات پر فرد کسکو آگاہی نہین ہوگئی ہے - مگر جب آپنے سوانگ بنایا تھا تو کتنے انسان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور کہاں کہاں سے آپسے فیض یاب ہونیکی غرض سے نہیں آتے تھے۔ جالس میں دن عید اور رات شب برات ہونے لگی کیٹسن کی روشنی ہونے لگی اسٹیشن سے آپکے قیام گاہ تک میلہ ڈٹا رہنے لگا۔ آپ کیا کرتے تھے۔ پانی کے لوٹے میں ہاتھ ڈبو دیتے تھے اور وہی سب امراض کے لیئے اکسیر اعظم کا کام دیتا تھا اور اسی سے سب مرادیں بر آتی تھیں۔ مگر آخر یہ بیل منڈھے کب تک چڑہتی ایک روز یہ پردہ فاش ہو ہی گیا اور آپکو فرار ہونا پڑا۔ یہ ایک روایت ہے جس سے ہندوؤں کی اوہام پرستی ٹپکتی ہے اس سے ہمکو کتنا مالی اور اخلاقی نقصان پہونچا یا سب جانتے ہیں۔ مگر تسپر بھی ہم باز نہیں آتے۔ روزمرہ ہم ایسے واقعہ دیکھتے ہیں اور پولیس کی ہوشیاری انکی عیاری کا بھانڈا پھوڑکر انکو کیفر کردار تک پہونچاتی ہے مگر ہم اسکو خواب کیطرح بھول جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ایسی ہی پوشش میں ہمکو اکثر مہاتما ملجاتے ہیں۔ ہمارا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زر و جواہر کے بدلے ہمکو کانچ کے رنگین ٹکڑے ملتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم پہلے پرکھ نہیں لیتے اگر پہلے آزمائش کر لی جاوے تو بعد کو پھر کیوں سر پر ہاتھ دہر کر رونا پڑے۔ مگر یہ کیسے ہو۔ فی زمانہ تفتیش کرنا مذہبی عقائد کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ مگر ہمارا ہی لٹریچر پکار کر کہتا ہے۔

ع
پانی پیجیے چھان کر گورو کیجیے جان کر

اب اگر ہم اپنے ہی مذہب کے اصول کی پیروی نہ کریں اور اس پر کاربند نہوں تو کسی کا کیا دوش۔ جب کوئی مذہبی پیشوا نہیں تو ہر شخص آزاد ہے اور جو جی میں آتا ہے کرتا ہے مذہبی لباس میں گلچھرے اڑاتا ہے اگر کوئی نکتہ چیں ہوتا جسکا دباؤ اسکی لیاقت اور ہوشیاری سب پر ڈالتی تو شاید یہ گاڑی رک سکتی موجودہ حالات میں جبکہ مسلمانوں کیطرح ہم میں کوئی قبلہ نہیں۔ کوئی مجتہد نہیں جنکا حکم ماننا سب پر فرض

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہونا ضروری ہے کہ ہم خود آنکھین کھولکر چلین اور سمجھ بوجھ اور سوچ بچار کر کام کرین کم سے کم خیرات کے معاملے مین تو مین یہی راے دونگا کہ آجکل سب سے زیادہ یتیم بچے اسکے مستحق ہین۔ انکی مدد کرنا ہر نکتہ خیال سے ازبس ضروری ہے مذہبی خیال سے اگر لیجیئے تو محتاج کو دینے سے بڑھکر کوئی دان نہین۔ علمی نکتہ خیال سے لیجئے تو ودیا دان مہا کلیان ہے۔ اخلاقی نکتہ خیال سے لیجئے تو پڑھا لکھا کر انکو اپنی روزی آپ کمانے کے قابل بنایا جاتا ہے جس سے انکا اخلاق درست رہتا ہے اور خراب ساتھی مین پڑکر بگڑنے نہین پاتا۔ قومی نکتہ خیال سے لیجئے تو آپکی قوم مین ترقی منقصود ہو کیونکہ اگر آپ انکو دوسرون کے ہاتھ مین چلے جانے دین تو آپکی تعداد کم اور آپکے مخالفین کی بڑھیگی۔ ملکی نکتہ خیال سے اگر آپ لین تو یہ راجیہ کے نیک چال چلن والے منش بنیگے مین اور چور اور ڈاکون کی تعداد بڑھا کر ملکی بندوبست مین بجائے دقتین پیش لانیکے سہولتین پیدا کرنے والے ہین۔ اقتصادی نکتہ خیال سے لیجئے تو یہ یتیم محنتی اور جفاکش ہوکر اپنا پیٹ خود پالنے والے ہونگے نہ کہ یہ آجکل کے سادھو اور فقیرون کی طرح قوم کیواسطے ایک نامناسب بارگران ہونگے۔ قوم کی دولت بڑھیگی کیونکہ یہ کھانے والون کے بجائے پیدا کرنیوالون کا شمار بڑھائینگے غرض جس نکتہ خیال سے آپ یتیمون کی مدد کے سوال کو لیجئے۔ یہ ثابت ہوگا کہ ہر شخص کیواسطے یتیمون کی مدد کرنے سے بڑھکر کوئی دوسری خیرات نہین۔

ضرورت ہے

ایک کنیا کے لیئے ور کی۔ ایک رستوگی کنیا جسکی عمر ۱۴ سال ہے گھر کے کام کاج مین بہت ہوشیار ہے۔ اور خوبصورت بھی ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۵ اور ۳۰ کے درمیان ہو۔ پڑھا لکھا اور دستکار ہو خط کتابت پتہ ذیل پر ہونا چاہیئے۔ (بہاری لال منیجر آریہ سماج اناتھالیہ بریلی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سدھانت

ابتدائی دنیا میں ہو وید ہی دنیا کی سب سے پرانی کتاب ہے۔ یعنی جب
دنیا آباد ہوئی اُسی وقت ویدوں کا الہام سب سے پہلے انسانوں میں سے
چار رشیوں کو ہوا اور تب سے ابتک اسکا برابر رواج چلا آتا ہے۔ اگر یورپ کے
عالموں کی طرح ابتدائی آفرینش میں جہالت کا زمانہ مانیں تو اسوقت کبھی انسان
دنیا میں جہالت ہی آتی۔ علم و ہنر کا ہونا ناممکن تھا۔ کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ وحشی قومیں
جب تک انکے درمیان کوئی شائستہ اور عالم انسان سمجھائے خود بخود ہرگز ترقی نہیں
کر سکتیں۔ یہ بھی ایشور کی قدرت کاملہ کا ایک ثبوت ہے کہ وید دنیا کے شروع
سے ابتک برابر قایم رہے ہیں اُن میں سر مو فرق نہیں آنے پایا وجہ یہ ہے کہ ویدوں کا
علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ لکھی کتابوں پر ہی دار و مدار نہیں ہے۔ اگر وید کاغذ پر
بند ہوتے تو آج کے دن انکا نشان ملنا مشکل تھا۔ دکن میں ابتک رواج ہے کہ
برہمن لوگ ویدوں کو حرف بحرف زبانی یاد کرتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں انجیل و قرآن
وغیرہ صرف ایک ہی دو ہزار برس کی تصنیفات انسانی ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر ہین اور [illegible]
صاحب انجیل کی تصنیف سنہ عیسوی کے شروع میں بتاتے ہیں اور اسی طرح
قرآن بھی تقریباً ۱۳۱۵ برس کی تصنیف ہے۔ اسکے علاوہ جین وغیرہ جسقدر
نئے متوں کی کتابیں ہیں وہ سب زمانہ حال کی پیدائش ہیں اور اسی وجہ سے
وہ قدیم یا سچی نہیں ہو سکتیں۔ وید ہی نوع انسان میں سب سے پرانی کتاب ہے

الہام اول میں ہونا چاہیے دوسری شرط تب ہی پوری ہو سکتی ہے جبکہ الہام کا سب سے
پہلے انسانوں کو ہونا مانا جائے۔ درمیانی زمانہ میں جو شخص

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الہام کا دعوے کرتا ہے۔ وہ ہرگز ایشور کا الہام نہین ہو سکتا۔ بلکہ تعلیم و مطالعہ کا نتیجہ سمجھا جائیگا۔ ابتدائے آفرینش کے بعد برابر تعلیم اور تصنیف کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور بعد مین جو شخص عالم و مصنف بنتا ہے وہ ضرور کسی سے تعلیم پا کر یا کتابون کا مطالعہ کرنیکا نتیجہ ہے۔ حضرت محمدؐ اور مسیحؑ وغیرہ جسقدر پیغمبر مانے جاتے ہین وہ ضرور تعلیم و تربیت پا کر یا عالمون کی صحبت سے اُس کمال کو پہنچے پچھلے جنم کے سنسکارون (اثر و خیال) کی وجہ سے موجودہ جنم مین تعلیم و تربیت اور مطالعہ کے نتیجے مین اختلاف پایا جاتا ہے بس ذرا سے اشارہ سے بہت کچھ سمجھ جانا تھوڑے سے مطالعہ سے عالم بنجانا چند روزہ یا ایکبار ہی ہدایت پا کر دھرم پر قایم ہوجانا اور دوسرون کو ہدایت کرنے لگنا۔ صرف پچھلے جنم کے ابھیاس (مشق) سنسکار (اثر و خیال) اور مطالعہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ ایک ہی جنم مانتے ہین وہ اس بات کو نہین سمجھتے اور اسی وجہ سے وہ کسی خاص انسان مین جودت طبع ذہن کی رسائی اور قول فعل اور خیال کی پاکیزگی کو معجزہ کرامت یا خرق عادت سے منسوب کرتے ہین اگر ایک ہی جنم مانا جاوے تو ایک انسان کو بلا محنت کمالات بالا کا حاصل ہوجانا اور دوسرے شخص کو باوجود محنت و مشقت خاک نہ آنا ایشور کی ناانصافی پر محمول ہوگا جو ہرگز ٹھیک نہین ہے پس کئی جنمون کا ماننا اور محنت سابقہ کا نتایج موجودہ پر عاید کرنا۔ ایک نہایت علمی اور معقولیت کی بات ہے جسے راستی شعار اور حق پسند انسان ضرور تسلیم فرمائینگے مگر جنکی طبیعت مین عقل اور قانون قدرت کے خلاف تعلیم و ہدایت کا اثر اور تعصب کی عادت سے اُلٹا خیال جم چکا ہے وہ خواہ [illegible] نہین ہے اب بھی یوگ کے مدارج کو طے کرکے انسان درجہ کمال حاصل کرتے ہین مگر جب وہ اُستادون کی تعلیم اور کتابون کے مطالعہ سے تقویت حاصل کرتے ہین۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انکو وہ کمال حاصل ہوتا ہے ابتدائے آفرینش مین جبکہ اوس سے پیشتر کوئی معلم انسان یا انسان کی بنائی ہوئی کتاب موجود نہین تھی اگر کوئی شخص تمام علوم کو اپنے آئینۂ دل مین جلوہ گر دیکھتے۔ اور اُن کو بیان کرنا شروع کر دیوے تو وہ آجکل کے کمال یوگ کی مثال نہین ہو گی۔ بلکہ اُسے ایشور کی طرف سے الہام خاص ماننا پڑیگا۔ پس وید ہی الہام ہے انجیل و قرآن وغیرہ کے بشکل کتاب نازل ہونیکی وجہ سے اُن کو الہام ماننے کی تردید ہم پہلے کر چکے ہین۔

قانون قدرت کے خلاف نہین یہ بات کہ ویدون مین تمام باتین ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے مطابق ہین اور اُن مین تمام طبعی اور روحانی علم بدرجہ کمال بیان کیا گیا ہے۔ اول اس وید بھاشیہ بھومکا کے مطالعہ سے ہی ظاہر ہو جائیگی اور پھر جب تمام و کمال تفسیر وید کو پڑھا جائیگا تو یہ بات ضرور ہی درجہ وثوق کو پہنچ جائیگی۔ ویدون کے سوائے دیگر تمام الہامی کتب خود قانون قدرت کے خلاف پیدا ہوئی ہین اور اُن مین اکثر عقل و قیاس سے باہر باتین بنام نہاد معجزہ بیان کی گئین ہین جنکا کوئی علمی ثبوت نہین ملتا ویدون کی نسبت منوجی کہتے ہین کہ پرمیشور نے پیدائش عالم کے وقت وید کے الفاظ کے مطابق سب چیزون کے نام۔ اُن کے کام اور صورتین قایم کین (منو ۱-۲۱) پس جبکہ قانون قدرت بھی ویدون کے مطابق ہے تو پھر وید قانون قدرت کے خلاف کس طرح ہو سکتے ہین وید دراصل علم الہی ہے اور ایشور کائنات کو اپنے علم (وید) کے مطابق بناتا ہے اسلیئے وید اور قانون قدرت دونون دراصل ایک ہی ہین۔

اسمین کہانیان نہیون ویدون مین کہانیون کا نہونا۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہین کر سکتا کہ انجیل اور قرآن وغیرہ مین کہانیان بھری ہین۔ اور وید ونمین انسانے بتانا۔ گویا روئے آفتاب کو مشت خاک سے مکدر کرنا

کرتا ہے۔ آج کے دن ویدون کے سوائے جن کتابون کو الہامی مانا جاتا ہے اُنکا بڑا جزو قصہ کہانیان ہین۔ اور کہانیون کا ہونا صاف ثابت کرتا ہے کہ وہ ابتدائے عالم سے بہت مدت بعد تصنیف کی گئین۔ کیونکہ جن انسانون چیزون یا جگہون کا اُنمین ذکر ہے۔ وہ خود اُن سے پُرانی نہین ہو سکتین۔

۵- اُنمین مفید و کارآمد ہدایتین ہون — ویدون کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اُن مین خصوصًا اُن باتون کا بیان ہے جو انسان کے لیئے نہایت ضروری ہین۔ یعنے ویدون مین زندگی کے ہر مرحلے کے لیئے ہدایتین اور روزانہ فرائض بیان کیے گئے ہین۔ ...... بلکہ سائن آچاریہ وغیرہ اور نیز اہالیان یورپ کی تو یہی رائے ہے کہ ویدون مین محض یگیہ کا بیان ہے۔ پس یگیہ سے پنچ مہا یگیہ (پانچ روزانہ فرائض) اور اشومیدھ (انتظام سلطنت) وغیرہ اور نیز وہ تمام رفاہ عام کے نیک کام مراد ہین جن سے سب کی بہبودی اور بہتری مقصود ہو۔ اسکے خلاف دیگر الہامی کتابون مین بیگناہ جانورون کے مارنے اور جہاد وغیرہ سے دنیا کو دکھ پہونچانے کی ہدایت بھی پائی جاتی ہے۔

۶- سب زمانون مین یکسان اثر پذیر ہون — ویدون کی سب باتین دوامی یعنی سب زمانون کے لیئے یکسان اثر رکھنے والی ہین۔ ابتدائے آفرینش سے لیکر یدھشٹر کے زمانہ تک اونکی ہدایت پر عمل ہوتا رہا اور یہ زمانہ دنیا مین امن و امان۔ علوم کی ترقی اور دہرم کے عروج کا زمانہ تھا۔ مگر مہابھارت کے بعد جب سے ویدون کا رواج بند ہوا تب سے اب تک برابر دنیا پر آفتین نازل ہو رہی ہین اور آگے بھی جب تک ویدکی ہدایت پر عمل شروع نہ ہوگا دنیا کو امن یا راحت نصیب ہونا مشکل ہے۔ مہابھارت کو جیسا کہ ہم ابھی اوپر ذکر کر چکے ہین پانچ ہزار برس گذر رہے ہین۔ عام طور پر اس سے بیشتر کا کوئی الہام تسلیم نہین کیا جاتا۔ حالانکہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی عمر اس وقت دو ارب کے قریب ہے پس ظاہر ہوا کہ اس سے پیشتر دو ارب
سال کے قریب تک برابر ویدہی کا رواج تھا۔ اور اس عرصہ میں برابر اوسکی تعمیل
ہوتی رہی کبھی اوسکی ہدایتوں کو منسوخ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہ پڑی
نہ ابتک وید کا ایک حرف تک بدل سکا یہ بات دوسری ہے کہ اب براہ راست
اُس پر عمل نہیں ہے۔ مگر سوامی جی فرماتے ہیں کہ جسقدر سچا علم و معرفت روئے
زمین پر کسی کتاب یا کسی سینہ میں پایا جاتا ہے وہ سب اوّل ویدہی سے نکلا ہے"
یہ بالکل سچ ہے کیونکہ وید دنیا کی سب سے پرانی کتاب ہے پس ایک طرح
دیکھا جاوے تو جو نیک اصول دنیا میں اس وقت جاری ہیں اور جنپر عمل کیا
جاتا ہے۔ وہ سب ویدہی کی تعمیل ہے۔

جہاں دیگر ایسی کتابوں میں جو الہامی مانی جاتی ہیں ہزاروں اختلاف ہیں اور
ایک دوسرے کو رد کرنے والے اصول و احکام پائے جاتے ہیں۔ وہاں ویدوں میں
ایک بات بھی ایسی نہیں جسکے خلاف دوسری جگہ اور لکھا ہو یا جو صرف ایک خاص
زمانہ تک اثر رکھ کر بعد میں بے اثر ہوگئی ہو۔ ویدوں کے غیر فانی ہونے پر سوامی جی
نے اُنمیں بھومکا میں بڑی عالمانہ بحث کی ہے جو قابل دید ہے قرآن اور انجیل
وغیرہ میں جو باہمی اختلافات ہیں وہ اسقدر مشہور ہیں کہ اونکے بیان کرنیکی
ضرورت نہیں اور نہ اس مختصر دیباچہ ہی میں اونکی تفصیل کی گنجایش ہے۔

انسانی تصانیف سے تمیز ہوسکنا ویدوں میں عروض کا کمال۔ الفاظ کا کثیر المعانی ہونا اشلوکوں
مصدری یا لغوی معنی رکھنا اور الفاظ کی بندش انکی
الہامی ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہیں یہ بات کمال انسانی کے احاطہ سے باہر ہے
جسکا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اگرچہ آج کے دن سنسکرت زبان میں کوئی
پرانی کتاب ایسی نہیں ملتی جس کے مقابلہ میں اُسی طرز پر نئی کتاب نہ لکھی گئی ہو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یا خود اُس کتاب کے اندر کچھ تحریف ہوگئی ہو۔ مگر وید اس سے بری ہیں۔ براہمنون کے مقابلہ مین بناوٹی براہمن۔ اُپنشدون کے مقابلے مین فرضی اپنشد شاسترون کے مقابلہ مین جھوٹے شاستر۔ الغرض ہر قسم کی کتابین پرانی کتابون کے مقابلہ مین سمپردائیون نے لکھین اور منوسمرتی وغیرہ کتابون مین تحریف بھی کی مگر ویدون کے مقابلہ مین کوئی نیا وید بنانے یا اوس کے اندر تحریف کرنیکی کسی کو مجال نہین ہوئی یہ وجہ نہین ہے کہ اونکی عزت تعظیم کے خیال سے ایسا نہین کیا گیا کیونکہ چارواک جیسے بہادر بھی ہندوستان ہو چکے ہین جو ویدون کو بھانڈون کی گپ بتا گئے ہین۔ مگر اون کی یہ مجال نہوی کہ جہان اپنے آگم اور تنتر کے شاستر بنائے۔ ایک وید بھی اپنے خیالات کا بنا جاتے بلکہ اصلی وجہ یہی ہے کہ عروض کا وہ کمال اور الفاظ کا لغوی معنی مین قایم رکھنا انسانکی طاقت سے باہر ہے۔ اور ویدون کی حفاظت کا انتظام ایشور کی قدرت سے ہر زمانہ مین قائم رہتا ہے۔ تمام علوم جو بلاٹھے اونیس ہزار سے کم منترونمین بیان کر دئے گئے۔ اوسکی وجہ یہی ہے کہ لفظون کو لغوی معنی مین رکھا گیا۔ اور شلیش النکار (صنعت کثیر المعانی) کے ذریعہ سے ایک ہی لفظ سے دس دس علمی باتون کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ سوامی جی لکھتے ہین کہ وہ اگر ایسا نہ کیا جاتا (یعنی صنعت کثیر المعانی کو استعمال نہ کیا جاتا) تو کروڑون شلوک یا منتر اور ہزارون کتابین بنا دیتے تب بھی علم کا بیان مین آنا ممکن نہ تھا۔ واضح رہے کہ ویدونمین اکثر نہایت باریک علمی اصول کو النکارون یعنی ایسے قدرتی واقعون کی تمثیل سے جو روزمرہ ہماری آنکھون کے سامنے واقع ہوتے رہتے ہین بیان کر دیا ہے جو علم کا درجہ کمال ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی علمی اصول کی تہ کو پہنچ جاتا ہے تب اوسکو یہ ملکہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ اُسکو تمثیلون اور استعارون مین بیان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کر سکے۔ تمثیل یا ملازمہ کا یہ فائدہ ہے کہ اُس کے ذریعہ سے معمولی عقل کا انسان بھی باریک سے باریک علمی بات کو بآسانی سمجھ لیتا ہے۔ چنانچہ نیائے شاستر مین درشٹانٹ (تمثیل) کی تعریف یہی کی ہے کہ جس سے ونیلک عام لوگون اور متبصر یعنی دلیل و عقل سے باریک علمی باتون کو دریافت کرنے یا سمجھنے والون کی عقل ایک سطح پر آجائے اُسے درشٹانت کہتے ہین" (دیکھو نیائے شاستر۔ ادھیائے ۱۔ اہنک ۱۔ سوتر ۲۵) گویا جسکے ذریعہ سے اعلے سے اعلے علمی اصول عوام الناس کی سمجھ مین آسکین وہ درشٹانت ہے اور یک النکار اور ایما النکار بھی محض درشٹانت ہین۔ اس سے ایشور کے رحیم کامل ہونیکا بھی ثبوت ملتا ہے۔ ویدون مین تمام علمی اصول کا آسان عبارت اور مختصر الفاظ کے اندر مکمل بیان ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اُن کا صانع ایشور ہے نہ کہ انسان ویدون کے سوائے اور کسی کتاب مین یہ نشان نہین پایا جاتا کس انسان کی مجال ہے کہ صنعت لفظی کے کمال کے ساتھ صنعت معنوی کو نباہ سکے۔ قرآن وغیرہ مین صرف مسجع اور مقفے عبارت ہے عروض کا کچھ تعلق نہین اور نہ انجیل مین عروض کو دخل ہے پس جس صورت مین ہم عروض کو زبان کا کمال تصور کرتے ہین تو الہامی کتاب مین اوسکی عدم موجودگی کب گوارا ہو سکتی ہے کہتے ہین کہ مروجہ قرآن کے مقابلہ پہ فیضی نے بے نکتہ قرآن لکھا تھا۔ مگر اسکو کسی نے الہام نہ مانا۔ انجیل کی بابت تمام دنیا جانتی ہے کہ اُس مین ہزارون ترمیمین کی گئین اور سدھانت کچھ کے کچھ بدل گئے۔ انجیلون کے تحریف اور سدھانتون کے بدل جانے سے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دو بڑے اور سیکڑون چھوٹے چھوٹے فرقے بن گئے اس کے خلاف آغاز دنیا سے لیکر اب تک ویدون مین ایک نقطہ تک کا فرق نہین ہوا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیونکہ ویدون کے سینہ بسینہ چلے آنے کے علاوہ چھند و عروض ابھی اُن کی حفاظت کا باعث ہین پس جب اُن تمام باتون پر غور کیا جاتا ہے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ویدون کے سوائے اور کوئی کتاب الہامی نہین ہو سکتی

بہمہ وجوہ مکمل اور مستند بالذات ہین

ویدون مین اصول کے طور پر تمام علوم کا بیان ہے اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ سوامی جی کی اختراع ہے مگر بات یہ ہے کہ جو لوگ سوامی جی کی باتون کو انکی سمجھ کر اضحوکہ کرتے ہین وہ عموماً پرانے شاستروں سے واقف نہین ہوتے آجکل اس ملک مین ویدون کا رواج نہین ہے اور اگر اہل یورپ ویدون پر کچھ لکھتے ہین تو انکی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس ملک کی موجودہ جہالت اور خصوصاً مذہبی کتابون کی بے خبری سے ناواجب فائدہ اٹھایا جاوے اس لیئے جب سوامی جی نے ویدون کے سچے مطالب کو ظاہر کرنا شروع کیا تو ان کی بات پھیکی پڑنے لگی جس پر غصہ آنا ایک قدرتی نتیجہ تھا پس اگر وہ سوامی جی کو جھٹلانے کی کوشش کرین تو سمجھو کہ انہین اپنی اپنی بات کی پیچ ہے جھوٹے قرار پانے کا خیال اور خصوصاً اپنے ملک و مذہب کی بیجا حمایت کب گوارا کر سکتی ہے کہ وہ سچ کو مان سکین۔ ویدون مین تمام علوم کا موجود ہونا گوتم جی۔ واتسیاین رشی اور منو مہاراج کے مندرجہ ذیل حوالون سے ثابت ہے

(۱) وید اسی طرح مستند ہین جسطرح منتر وید (علم طب وغیرہ کی علمی کتابین) مستند ہین۔

(نیائے شاستر ادھیائے ۲- اہنک ۱- سوتر ۶۷)

(۲) جو لوگ ویدون کے مطالب کو کماحقہ سمجھنے والے (رشی یا درشٹا) ہوئے ہین وہی تمام علوم کے بانی یا بیان کرنے والے (پروکتا) ہوئے ہین۔ (واتسیاین رشی کی شرح سوتر مذکورہ)

گویا بالفاظ دیگر رشیون نے تمام علوم کو ویدون سے نکالا ہے۔

(۳) وید و نہین اننت (بے پایان) گیان ہے یعنی اگرچہ وید کے الفاظ محدود ہین مگر اسمین بے حد علم [illegible]

بے پایان ہین ۔ {تیترییہ براہمن}

(۴) چارون ورنون کے اصول۔ تینون لوکون (یعنی لطیف۔ کثیف اور روشن عالم) کا علم۔ چارون آشرم کے قواعد۔ ماضی۔ حال۔ اور مستقبل کا حال الغرض سب باتین ویدون ہی سے نکلی ہین ۔

(منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۲۔ شلوک ۹۷)

پس جب آریہ ورت کے تمام اعلے درجہ کے عالم اور خصوصًا ویدون کے مطالب سمجھنے والے رشی متفق اللفظ اس بات کو مانتے ہین کہ تمام علوم ویدون سے نکلے ہین۔ تو پھر اون کے سامنے ویدون کے بدخواہون کی رائے کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔ اسلیئے ثابت ہوا کہ وید بذات خود مکمل ہین۔ اور تمام دنیا مین جسقدر علم مشہور و جاری ہوا ہے۔ وہ سب انہین سے نکلا ہے۔ یہ بات اسی سے ظاہر ہے کہ آیوروید وغیرہ چار اُپ وید اور شتپتھ وغیرہ چار براہمن شکشا وغیرہ چھہ ویدانگ اور نیائے شاستر وغیرہ چھہ اُپانگ سب ویدون کے حوالے دیتے ہین مثلاً آچاریہ جی فرماتے ہین کہ "اگرچہ ویدون کے مطالب کی تفصیل کے لیئے پانینی وغیرہ عالمون نے دیاکرن وغیرہ شاستر (علمی کتب) بنائے۔ مگر ویدون مین اس سے بھی زیادہ گیان کا ذخیرہ ہے" ویدون مین قرآن وغیرہ کی طرح دوسری کتابون کا حوالہ نہین ہے اور نہ اونمین کوئی بات کسی کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ دنیا کی کوئی الہامی یا دیگر کتاب ویدون کی طرح اسقدر مکمل نہین ہے کہ اوس سے تمام علوم پیدا ہوسکین۔ بلکہ انجیلین اپنے ترجمون اور قرآن اپنی حدیثون سمیت بھی دنیا کے تمام علم چھوڑ کسی ایک شاخ کے مخزن ہونیکا دعوے نہین کرسکتے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نالۂ یتیم

(از منشی لچھمی پرشاد صاحب منور خلف الصدق منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی)

جا رہا ہے کون وہ روتا ہوا بازار میں — نالہ زن ہے آہ! کس کی حسرت دیدار میں
آہ و نالہ کرتے کرتے بند ہیں ہچکیاں — چشم اشک افشاں ہوئی ہے رو رو کے آنکھوں کی [illegible]
گریہ گرتا ہے تو بس کھاتا زمیں پر ہے پچھاڑ — شاید اس پر ٹوٹ پڑا ہے کوئی آفت کا پہاڑ
ہو رہی ہے الجھن اک پیدا دل صد چاک میں — مل رہی ہیں موتیوں کی طرح آنسو خاک میں

موہنی صورت ہے گورے پھول ایسے گال ہیں — نو شگفتہ پھول ہیں یہ آہ! کیسے لال ہیں
ماہ شرمندہ ہے اسکے روئے پر انوار سے — ہے زیادہ عمر ابھی اسکی نہیں دس سال سے
بارک اللہ ایسی طفلی میں ایسی تمازت الامان! — وہ چلا جاتا ہے اسمیں مائل آہ و فغاں
پاؤں میں جوتا نہیں ہے کچھ نہیں اسکا خیال — پڑ گئی ہے دھوپ کی شدت کے مارے سرخ گال

وگیان

اب یہ بات دیکھنی چاہیئے کہ یہ چمکتے ہوئے اگنت بندو کیا ہیں۔ دوربین یہ نہیں بتلا سکتی۔ بڑی سے بڑی دوربین یہی جواب دیتی ہے کہ یہ بندو اتنی دور ہیں کہ میری پہونچ سے باہر ہیں کلا کوشل کے پنڈت جیوتشیوں نے ایک اوزار بنایا جسکا نام [illegible] رکھا گیا ہے جو یہ بتلاتا ہے کہ ایک پرکار کے پرمانو گرم ہو کر سدا ایک ہی رنگ کی جھلک دیا کرتے ہیں۔ اور وہ جب اتینت گرم ہو کر [illegible] ہو جاتے ہیں تو [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رنگ کی روشنی کو جذب کرلیا (پی لیا) کہتے ہین جیسے سوڈیم دہاتو (جوکہ نمک کا ایک خاص
جزو ہے) ہمیشہ زرد رنگ کی روشنی دیا کرتے ہین مگر یہی جب اتینت گرم ہوکر اُلورد
ہو جاتا ہے تو زرد رنگ کی روشنی کو ہی جذب کرلیا کرتا ہے۔ جب اس ینتر کو کام مین لایا
جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان مین سے ہر ایک بند ویسا ہی گرم نہین ہے نہین بلکہ
اوس سے بھی ادہک گرم ہے جیسا کہ ہمارا سوریہ لوک ہے اور اسطرح ہوتا ہین
بھی ہمارے سوریہ سے کہین بڑھ چڑھکر ہین کچھ سوریہ سے ادہک گرم ہونیکے کارن
الوروپ ہو رہے ہین جیسے کہ مرگسرا نکشتر کی پیٹی مین ایک چمکتا ہوا بادل سا معلوم
ہوتا ہے کچھ سوریہ جیسے ہی گرم ہین۔ جیسا کہ دسرو تارا۔ کچھ اوس سے ٹھنڈے
ہو چلے ہین جیسا وہ ستارا جو کہ اوس بڑے چمکتے ہوئے تارے کے پاس دکھلائی
دیتا ہے جو کہ مرگسرا نکشتر کے اوپر دکہن کے کونہ مین ہے۔ اسی پرکار اور بہت سی
باتین گیات ہوتی ہین جو کہ اس لیکچر کے ختم پر جبکہ سرشٹی اوتپتی کا ڈہنگ بتلاؤنگا۔
بیان کرونگا۔ سب سے پہلے یہ سب باتین سمجھنے کے لیئے یہہ جاننا بہت آوشیک ہے
کہ سوریہ منڈل چندر منڈل ستھر بہت اتہادی تارے کیا ہین اور ان مین کیا
بھید ہے۔ جس سے یہ باتین سمجھ مین آجاوینگین تو پھر اور ستارون کے سمجھنے
مین اور ان سبکی اوتپتی کے نیمون کے سمجھنے مین کوئی کٹھناہی نہ ہوگی۔

سوریہ منڈل

سوریہ منڈل ہمارے پرتھوی اور سبہاری گرہون کے سمبندھ مین ایسا ہی ہے۔
جیسا کہ دیہہ کے لیئے جیو۔ کون نہین جانتا کہ یدی سوریہ کسی بہانتی بجھہ جاوے تو
اندھکار ہی اندھکار تو رہے ہی پر بہت شیگھر ہی سمودری اتنی بڑہی ہے کہ پہلے جل آدی
وستو پھر وایو بھی جمکر برف ہو جاوے پھر دیہہ دہاری جیو دنگا تو کیا ٹہکانا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1228

سچ تو یہ ہے کہ جو کچھ ہمین اس پرتھوی پہ نانا پرکار کا چمتکار ہے وہ سب سوریہ ہی کا
پربھاؤ ہے - کون اچنبھے کی بات ہے جو ایسا جانکر پورانوں کے کرتاؤن نے اسکو
وشنو کا اوتار اور روپ کہہ دیا ہے اور نانا پرکار کی من گھڑت کہانیاں بیان کر دی
ہون - کیونکہ پرکرت بھاو سے تو اس لوک کا پالن پوشن کرتا اور وہ ہرتا سوریہ
منڈل ہی ہے - دیکھنے مین تو ایک چھوٹا سا آگ کا گولا گیات ہوتا ہے -
بہ نتیجہ ہے اتنا کہ اوس سے کون آنکھ ملا سکتا ہے - یدی کوی دور درشی ینتر
(دوربین) سے اوسکے دیکھنے کا ساہس کرے تو اوسی دم اندھا ہو جاوے
اسکے دیکھنے کے لیے ایک وشیش پرکار کا ینتر بنایا جاتا ہے جسمین کہ اسکی
چمک کی . . . . سہارے سے اور چھوٹی ورشک ینتر کے
سہارے سے جو جو باتین گیات ہوی ہین - اب آگے بیان کرتا ہون -
سوریہ منڈل ایسا گولا ہے جسکا ورت (وہ سیدھی لکیر جو ایک اور سے دوسری
اور تک اوسکے کیندر مین ہو کر کھینچی جاوے) ۸۶۶۰۰۰ میل ہے - یا یون کہو
یدی کوی ڈاک گاڑی مین بیٹھکر جو کہ ۶۰ میل پرتی گھنٹہ چلتی ہے اوسکے چارون
اور چکر لگانا چاہے تو ایک چکر مین پانچ برس لگینگے - ہماری پرتھوی سے دس لاکھ
گنا بڑا ہے - اگر سوریہ کو ایک ستکا مانا جاوے تو ہماری پرتھوی ایک اڑد کے دانہ
کے برابر پہچانی ہے - اسکی سطح دانہ دار اناس جیسی گیات ہوتی ہے -
جسکے بیچ مین کالے کالے دھبے دکھلائی دیتے ہین کہین کہین یہ دھبے بہت بڑے
ہو جاتے ہین اور پھر اونکے اوپر تاروں کے جالے جیسے چمکتے ہوئے تار ادھر سے اودھر
تک دکھلائی دیتے ہین ان تارون کی پچھی جو تشی فیسو کی کہتے ہین ایک اور اچنبھے کی
بات ہے کہ یہ دھبے کبھی زیادہ ہو جاتے ہین کبھی کم - ہر گیارہ برس پانچ مہینہ
بیچ دھبون کے گنتی تعداد گھٹ بڑھ جایا کرتی ہے - ان دھبون کے سوریہ منڈل کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سطح پر گھومنے سے یہہ گیات ہوتا ہے کہ یہ لوک اپنی دھری پر ۲۶ دن میں گھوم
جاتا ہے۔ ان دہنوں یہ جب بچار کیا گیا تو گیات ہوا کہ یہہ بڑے بڑے گڑھے
ہیں ۲ کہ یدی ہماری پرتھوی کو ادہین رکھدیا جاوے۔ تو بھی وہ پورے پورے نہ بھر جاتیں

اس سے یہ سدھ ہوا کہ سوریہ میں کم سے کم دو منڈل ہیں ایک اندر کا کالا
گولا جو کہ باہر کے منڈل سے کچھ ٹھنڈا ہے اور دوسرا باہر کا چھوٹی مٹے گولا جسکو
انگریزی میں فوٹا سفیر کہتے ہیں۔ یہہ فوٹا سفیر ہی پرجولت اگنی کا بھنڈار ہے
اسکے ہی کہیں کہیں پھٹ جانے سے اندر کا گولا دکھائی دینے لگتا ہے اور ہی دھبہ
سا گیات ہوتا ہے۔ جب کبھی سوریہ کے سرب گرہن کے سمے میں یہہ فوٹا سفیر
چندرلوک سے ڈھک جاتا ہے تو اسکے اوپر ایک اور منڈل جسکو انگریزی میں
کروما سفیر یا بدن منڈل کہتے ہیں دکھلائی دیتا ہے۔ اسمیں ہر وستو والو روپ سے
اور پرجولت اگنی کی پرچنڈ لہریں اور لپٹیں اسی اسی ہزار میل اوپر تک اٹھتی ہیں
چھوٹی ورنشک ینتر بتلاتا ہے کہ سوریہ منڈل میں اکثر وستو کو چھوڑ کر سب وستوئیں
وہی ہیں جو ہمارے پرتھوی منڈل پر ہیں۔ بھید اتنا ہے کہ وہاں تک تر وستو
اتینت گرم ہونیکے کارن والو یا واشپ روپ میں ہیں یہاں کچھ استھول کچھ جل
اور کچھ والو روپ ہیں سوریہ منڈل میں بھی وستو اسی کرم سے الو کرن کرتی گیات
ہیں اندر کا اندھکار سے گولا استھول روپ وستوؤنکا .... باہر کا چھوٹے
مٹے منڈل جل روپ وستوؤں سے بھرا ہے اوس سے اوپر والو منڈل ہے۔
انتر گرمی کا ہے۔ وہاں اتنی گرمی ہے کہ لوہا والو روپ ہو رہا ہے اور اسلیئے
انیک پرکار کی چھوٹی موٹی کرنیں نکلتی ہیں سادھارن سات رنگ کی کرنوں کے
اتیرکت اور بھی پرچنڈ کرنیں آتی ہیں جنکے کارن سے ہرکش اور جیو بڑھ رہے
ہیں۔ اور جنپر ہماری فوٹوگرافی کا کام تو سب ہی نربھر ہے۔ اب یہہ جار گیا کہ یہہ منڈل

۲ یا یوں کہو کہ چمکتے ہوئے منڈل میں چھدر ہیں جنمیں ہو کر سوریہ کے اندر کا کالا کالا اندھکار دکھلائی دیتا ہے انمیں سے کچھ تو اتنے بڑے ہوتے ہیں۔

ہم سے کتنی دور ہے۔ اسکو گنت شاستر بتلاتا ہے کہ اسکا پرتھوی سے انتر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے ادہک سے ادہک نو کروڑ ۳۵ لاکھ میل ہو جاتا ہے اور کم سے کم نو کروڑ پندرہ لاکھ میل رہتا ہے۔ یہہ انتر اتنا بڑا ہے کہ ہماری دہیان مین بھی ٹھیک ٹھیک نہین آسکتا یدی آپ کچھ انوبھو کرنا چاہیئے ہین تو لیجئے ایک دو تین چار پانچ انتیادی گنتا آرنبہہ کیجئے اور اسی پرکار رات اور دن تین دن تک گنتے رہیئے تو کہین دس لاکھ گن پائیگا یدی آپ یہہ سب انتر گننا چاہین تو آپکو اسی پرکار گننے مین ۹ ماس سے ادہک لگیگا بہت سے پرش یہہ کہنے لگتی ہین کہ اجی یہہ سب گپوڑ سنکہی باتین ہین اس انتر کو کسنے ناپا ہے اور کون ناپ سکتا ہے۔ ہان یہہ سچ ہے کہ کوئی رسی فیتہ لیکر تو یہہ انتر ناپا نہین سکتا۔ پھر گنت شاستر کی تریکون ودیا انتیادی ایسی شاکہاس ہین کہ انکو سہارے سے یہان بیٹھے ہین۔ سب ناپ تول سکتے ہین۔ دور کیون جاییئے تھوڑی گنت ودیا جاننے والے ہمارے سب اور سیر لوگ ہین پربتون کی اونچائی اور دریاؤن کا پاٹ بلا کشٹ پہاڑ پر چڑہے یا دریا کے پار گئے بتلا دیتے ہین۔ اسی نیم بہلی پرکار جاننے سے یہہ سب باتین بھی گیات ہو سکتی ہین۔

نوٹس شادی

نمبر	نام لڑکی	ورن	عمر	کیفیت	
۱	لچھمی دیوی دوم	شودرا	۱۸	درجہ چہارم مین تعلیم پاتی ہے تندرست نیک چلن سوشیل اور گھر کے کام	ہوشیار ہے
۲	لچھمی دیوی اول	برہمن	۱۶	درجہ سوم مین تعلیم پاتی ہے ایضاً	ایضاً
۳	نکسا دیوی	چہتری	۱۵	درجہ اول مین تعلیم پاتی ہے "	"

جن مہاشیون کو شادی کرنا منظور ہو ٹکٹ اناتھ آلہ کے نام بھیجکر فارم شادی منگوالین بعد اسکو بہر کر نتیجہ اناتھ آلہ کے نام بھیجدین سو

(دفعہ نمبر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آتمک درشٹی

سلسلہ ماہ گذشتہ

شریمتی ہردیوی جی نے حکیم دلوی نامی ٹریکٹ میں لکھا کہ ایک بدھوا کو جسکے پتا ماتا پلیگ میں مر گئے اور وہ بیچاری اکیلی اپنی عمر کو سکھیا بنانے کیلئے اسکول میں پڑھتی تھی ایک بدمعاش نے گھیرا اور بہت دق کیا اوسنے کئی روز گھر میں بند رہکر اور اسکول کا جانا بھی چھوڑ دیا۔ لیکن اوسنے گھبر گھیرا تب اوسنے بہائی دوج سے ایک روز پہلے اسکو کہا اچھا تو نہیں مانتا تو کل آنا یہہ سنکر بہت خوش ہوا آنے سے پہلے اوسنے ایک تہالی تیار کی اور جب وہ آیا تو اوسنے تہالی اٹہا کر بہائی کہہ ٹیکا کیا۔ اور وہ بہت شرمندہ ہوا اور ہمیشہ تک بہائی ہوگیا۔ اور آپ دور رہکر بہن کی رکشا کرتا رہا۔

پرانا قصہ ہے کہ ایک آدمی ایک عورت کو بہت ستایا کرتا تھا۔ اوسنے اوسکو بلایا اور حکیم سے جلاب لیکر فصد کہلوا کر خون۔ پیپ۔ اور پاخانہ جمع کر رکہا اور خود نحیف ہو کر قریب ایک چارپائی پر جا لیٹی جب وہ ملنے آیا تو پہچان نسکا۔ اور دیکھکر بہاگنے لگا تب اوسنے ہاتھ پکڑا اور روکا اور اپدیش کیا کہ خوبصورتی وہ رکھی ہے (پاخانہ۔ خون۔ پیپ کی طرف اشارہ کر کے) کیا ہم ان سے کچھ سبق بھی لے سکتے ہیں۔ فقط

(ایڈیٹر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُواستھ رکھشا

ہر ایک شخص ہزار کعب فٹ جگہ استعمال کرے یعنی ۱۰ فٹ لمبی ۱۰ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ اونچی۔ اسی بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ جو جگہ بے اسباب نے گھیر رکھی ہے وہ نکال دینا چاہیئے۔ اور خاص طور پر لیمپوں وغیرہ کے جلنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے وہ نکال دینا چاہیئے۔ جیسے ایک لیمپ جلنے پر سات نوجوانوں کے برابر ہوا خراب ہوتی ہے۔ ان جگہوں میں جو دن میں کسی کسی وقت استعمال کیجاتی ہیں۔ جیسے جلسوں کی جگہ۔ تھیٹر۔ اسکولوں کے کمرے اور اور جگہیں ان میں ہوا کی مقدار صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان میں کمرے کی اونچائی بجائے دس فٹ کے پندرہ فٹ ہونی چاہیئے تاکہ کمرہ معمور رہے ایک ہزار مکعب فٹ جگہ جو شخص رہنے کے لیئے چاہیئے۔ دراصل تین ہزار مکعب فٹ کا کمرہ چاہیئے۔ اور اسکو تین دفعہ بدلنا چاہیئے۔ جسکے معنے یہ ہیں۔ کہ بہت بڑا کمرہ ہو جسمیں کہ اتنے آدمی رہ سکیں کیونکہ صرف اتنا ہوگا کہ معمولی آدمی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ اس مشکل کو کسطرح سے دور کیا جاوے۔ لوگوں کا جواب یہ ہے کہ کمرہ کی ہوا کو بجائے تین دفعہ کے چھ دفعہ بدلنا چاہیئے (یعنی کواڑیں اور روشندان کھول دینا چاہیئے) لیکن انگلستان میں ایسا کرنے سے بڑا بھاری نقصان ہوگا اور لوگوں کو زکام و کھانسی وغیرہ بہت جلد ہو جائیگا۔ اسلیئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ کمرہ کھولنے سے پہلے ہوا کو گرم کر لینا چاہیئے۔ جسکا ذریعہ گرم نلوں سے کمرہ کا گرم کرنا ہے۔ انگیٹھی یا سٹوو جلانے سے ہوا خراب بھی ہوگی جو نلوں میں گرم پانی بھیجنے سے نہیں ہوسکتی۔ [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منتروں کے مسلمہ معانی کو چھوڑ میں مانے ارتھوں پر زور دیا گیا ہے۔ تو یقیناً یہ انکے ویدبھاشیوں میں پایا جاتا ہے۔ جو ویسے ہی اپنی محنت۔ نیک نیتی اور کھوج کے لحاظ سے قابل عزت ہیں۔:۔

جو یوروپین ویدک ودوانوں کی ایک صدی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ وید ارتھ کی درستی یا غلطی کا انحصار اس کے ویدک دھرم کے گیان پر ہے۔ اور اس سہارے پر جو کہ خود ویدوں کی اندرونی شہادت اس کو دیتی ہے۔ اس معاملہ میں دیانند کا پہلو بالکل صاف اور اسکی بنیاد اٹل ہے۔ وید منتر ایک پرماتما کی ارادھنا بہت سے ناموں پر کرتے ہیں وہ نام جو پرماتما کے شوبھا اور شکتیوں کے ظاہر کرنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ کیا دیانند کا یہ خیال اس کا خود ساختہ تھا۔ یا اس کے خیالات کا بھرم تھا۔ ہرگز نہیں وید کا اپنا واکیہ ہے "ستیہ ایک ہی ہے۔ گیانی لوگ خیال رکھیں جاہل نہیں بلکہ گیانی ودوان لوگ گیانی کو اس کا اندریم۔ اگنی مہر شیو وغیرہ بہت ناموں سے ذکر کرتے ہیں۔ بالیقین وید کے رشیوں کو اپنے دھرم کا کچھ گیان ہوگا۔ اور ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ مسٹر ارتھر یا مسٹر میکس مولر سے بڑھکر ہوگا اور اُن کی یہ رائے ہے۔

تمہیں معلوم ہے کہ زمانہ حال کے ودوان کس طرح شہادت کا پھیر پھیر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ منتر بعد کی پیدائش ہے یہ بلند خیال جو کہ یہ منتر ایسے صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کس طرح بعد کے آریوں کے دل میں پیدا ہوا۔ یا ان جاہل آتش پرستوں سورج پرستوں اور آسمان پرستوں نے اپنے مہذب اور فلسفہ دان دراوڑی دشمنوں سے حاصل کیا۔ لیکن تمام وید میں تصدیقی منتر اور خیالات ملتے ہیں۔ اگنی یا اندر یا کسی اور کو دوسرے تمام دیوتاؤں کے ساتھ یکسان ظاہر کیا جاتا ہے۔ اگنی میں تمام دوسرے دیوتاؤں کی شکتیاں پائی جاتی ہیں۔ صرف کا ذکر تمام دیوتاؤں کی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وہ سب دیوتاؤن کے نام سے ایسی طرح خطاب کیا جاتا ہے جیسا کہ اس کے اپنے نام سے یا عام طور پر اُسے دنیا کا مالک یا بادشاہ بیان کیا جاتا ہے جو کہ صرف ایشور کے ہی صفات ہو سکتے ہین مغربی ودوانون کا کتھن ہے۔ کہ اس کے یہ معنے نہین ہو سکتے بلکہ اسکے یہ معنے ہونے چاہئین ضرور ہے کہ ایک ایشور کی پوجا ان مین نہین پائی جاتی۔ ہم ایک نیا لفظ ایجاد کرین۔ اس کا نام عناصر پرستی رکھین اور سمجھ لین کہ رشیون کا وشواس درحقیقت اندر اور اگنی کی نسبت انہین اعلےٰ دیوتا سمجھنے کا نہ تھا بلکہ انہون نے ہر ایک دیوتا کو جدا دیوتا کا درجہ دیا۔ شاید اس خیال سے کہ وہ اپنی خوشامد سے خوش ہو جاوے۔ لیکن ویدک خیالات کی بنیاد قدرتی وحدانیت پر ہی کیون نہ سمجھین اور اس عناصر پرستی رو پلی تھی گسٹر [illegible] کو کیون قبول کرین کیونکہ مغربی ودوانون کے خیالات کے مطابق قدیم زمانہ کے وحشیون کے لیئے یہ ناممکن تھا کہ وہ ایسے بلند خیالات تک پہنچتے۔ اور اگر تم یہ مان لو کہ وہ ایسی بلند خیالی تک پہنچے ہوئے تھے۔ تو تم انسانی نشوونما کے درجہ ارتقا کے ہمارے مسئلہ کو معرض خطر مین لاؤ گے۔ اور ویدمنترون کی نسبت ہمارے خیالات اور نیز نوع انسان کی تواریخ مین ان کے درجہ کی نسبت ہمارے تمام خیال باطل ہو جائینگے۔ ضروری ہے کہ سچائی گم رہے۔ عام عقل میدان سے ناپید ہو جاوے لیکن کہ ایک مسئلہ پھلے پھولے۔ مین اس بارہ مین پوچھتا ہون اور یہی بنیادی سوال ہے کہ وید ارتھ صاف صاف کون کرتا ہے دیانند یا مغربی ودوان۔ لیکن اگر دیانند کا یہ بنیادی سوال مان لیا جاوے۔ اور وید کے رشیون نے اپنے دیوتاؤن کا جو ورنن کیا ہے اُسے قبول کر لیا جاوے۔ تو ہمین ماننا پڑتا ہے کہ جب کبھی ویدمنترون مین اگنی یا کوئی اور نام آتا ہے تو نام کے پیچھے رشی کے خیال مین صرف ایک ایشور یا اس کی شکتیون مین سے خاص کر کے ایک شکتی یا کام موجود رہتا ہے ۔

دیانند نے جو وید کی دوا سے پھیلایا وہ نہایت اہم معلوم ہوتا ہے۔ سائناچاریہ کا محض رسم ورواج دیوتا [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

براہمن گرنتھوں نے پہلی روائت کو لیا اور اُپنشدوں نے دوسری کو۔ بعد کے زمانہ
ودوان پنڈتوں نے وید منتروں کو ریت رسم کے متعلق ہی سمجھا اور گیان پراپتی کیلئے
دوسری طرف رُخ کیا۔ لیکن قوم کی اندرونی حس نے ایک زیادہ اعلےٰ روائت کی
خاموشی یادگار کی سختی کے ساتھ ویدوں کے آگے ہی تسلیم ختم کیا اور جب
ہمارے سمے میں ویدوں کو وہی معاملہ دوبارہ پیش آیا جبکہ مغربی ودوانوں نے ساشٹنا
چاریہ کے آدھار پر اس کی ہمیشہ کے لیے قدرت کے عناصر کی پوجا کی کتاب کا درجہ
دے دیا۔ ہماری قوم کے دماغ نے دیانند کی آنکھوں سے بہت صدیوں کی غلطیوں کو
چیر کر آگے نظر دوڑائی اور اس بات کو سمجھ لیا کہ یہ ایشور کا انادی گیان ہے جو منشوں کو
دیا گیا۔ بہرحال ہمیں دونوں میں سے ایک بات چننی پڑے گی۔ ہم ویدوں کو جاہلانہ پوجا کی نہ صرف
لیسٹ حفاظت کے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ ہی زیادہ دیر تک اپنے آپ کو
دھوکہ کی پناہ میں محفوظ کر سکتے ہیں۔ یا تو وید وہی ہے جو ساشٹنا چاریہ اس کی بابت
کہتا ہے اس لحاظ سے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اسے فقط رسم اور رواج کی پوتھی
قرار دیا جائے ہمیشہ کے لیے بالائے طاق رکھ دیں جس میں کوئی زندہ سچائی یا طاقت
غور کرنے والے شخصوں کے لیے نہیں ہے یا وید وہی جو یورپ کے ودوان اس کی نسبت
کہتے ہیں۔ اور تب نیم وحشانی پوجا کی قدیم پوتھی سمجھ کر اسے زمانہ گذشتہ کے عجائب
رکھ چھوڑیں۔ اور یا وید درحقیقت ایشوری گیان کا بھنڈار ہے۔ اور اس حالت
میں ہمارے لیے اس کا جاننا اور اس کا سُننا نہایت اعلےٰ اہمیت رکھتا ہے اس
بات پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ دیانند نے جو مطلب ویدوں کا بیان کیا ہے یہ درست
نہیں بلکہ اس کے اپنے دماغ کی اختراع ہے اور اس کے ارتھ کرنے کا ڈھنگ
باریک بین عقل کے لیے قابل تسلیم نہیں اور یہ کہ الہامی کتاب کی تعلیم کے بابت
یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ خیال ہی روشن دماغ کے آدمیوں کے قبول کرنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور سچے دل سے اعلان کرنے کے لائق نہیں اور ایسے توہمات کے لیئے اب دنیا
میں جگہ نہیں۔ میں اس وقت دیانند کے ویدارتھ کی درستگی کی پڑتال نہیں کرونگا۔
نہ ہی اس بات کا اندازہ لگاؤنگا۔ کہ آئیندہ زمانہ اس کے وید بھاشیہ پر کیا فتویٰ
دیتا ہے۔ نہ ہی اس کے تھیوری (گیان) کے مسئلہ پر بحث کرونگا میں صرف ان عام
اصولوں کا ذکر کرونگا۔ جو ویدوں کی نسبت میری نظر میں اسکے خیالات کی تہ میں
موجزن تھے کیونکہ کسی مہاپرش یا مہاتما کے کام اور خیال کی نسبت [illegible] دلمیں
ضروری چیز وہ شکل نہیں جو اس نے اس کو دی بلکہ اس کے کام میں یہ دیکھنا ہے
کہ اسنے کتنی امدادی طاقت اسکو دی۔ اور اس کے خیال کی نسبت یہ کہ اس نے کونسی
امداد سچائی ہماری انسانی دریافتوں اور آلٰہی طاقتوں کے قلیل سرمایہ میں ایزاد کی:-
پہلے ہم ان نکتہ چینیوں کے اعتراضات کی پڑتال کرتے ہیں۔ جو سوامی دیانند کے کام کو
نابود کرنا چاہتے ہیں وہ کون شخص ہیں جو سوامی دیانند پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس نے ویدوں کے
من مانے ارتھ کیئے یہ اعتراض ان لوگوں کی طرف سے نہیں ہوتا۔ جو سائنا چاریہ کے
روایتی ارتھوں کو قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی من مانے ارتھوں کی یادگار ہے
جس نے اعلیٰ وید سے کوئی حصہ نہیں لیا جس میں جابجا منتروں کو توڑ مروڑ کر من مانے
ارتھ کیئے گئے ہوں۔ تو یقیناً یہ سائنا چاریہ کا بھاشیہ ہے جو ایسے بہت ....
ایک کھیت مصالح کے ایسا مفید اور ایسی محنت سے سائنا چاریہ ہمارے لیئے
چھوڑ گیا ہے۔ نہ ہی یہ اعتراض ان لوگوں کی جانب سے ہو سکتا ہے جو یورپ کے
دوروالوں کی زمانہ حال کی محنت سے طیار کیئے ہوئے وید بھاشیہ کو ہی سچا مانتے
ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی ترجمہ کی محنت موجود ہے جس میں خیالات کو کھلی آزادی دی گئی ہے
جس میں خیالی معانی کو یقینی بنا کر دکھایا گیا ہے۔ جس میں نہایت ہی کمزور بنیاد پر نہایت
عظیم نتائج کا انحصار رکھا گیا ہے جہاں نہایت عظیم الشان خیالات کو لفظ انداز کیا گیا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نوٹ:۔ سری یت اربندو گھوش کا مضمون بعنوان دیانند اور وید ہدیہ ناظرین ہے۔ یہہ مضمون ایک عالم غیر آریہ سماجی کا لکھا ہوا ہونے سے بہت وقعت رکھتا ہے یہ اول ویدک میگزین میں بزبان انگریزی چھپا بعدہ اوس کا ترجمہ پرکاش لاہور میں شائع ہوا۔

دیانند اور وید

(شری یت اربندو گھوش کے قلم سے)

دیانند نے اپنے وشواس کی بنیاد کو ویدوں کی اٹل چٹان پر رکھا اس نے اپنی زندگی کا رہبر اپنی اندرونی ہستی کا قاعدہ اور بیرونی کام کا محرک ویدوں کو ہی مانا۔ بلکہ اس نے ویدوں کا اس سے بھی بڑھ کر مان کیا۔ یعنی اسے سچائی کا الہامی شبد مانا جس میں کہ گیان اور انسان کے وشواس کا ایشور کے وشے میں گیان اور ایشور اور منشوں کے ساتھ تعلقات صحیح طور پر اور مفصل طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔ بہت شخص کہتے ہیں۔ کہ ویدوں کے اس لاثانی چٹان کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ وہاں سوائے معمولی کیچڑ اور ریت کے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ یہ محض قدیم وحشیوں کے گیتوں کی کتاب ہے۔ قدرت کے عناصر کی تعریف کا جامہ پہنا کر ان کی گنوارانہ پوجا کی کتاب ہے بلکہ اس سے بھی کم درجہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ چند لٹیروں کے رسموں کی کتاب ہے۔ نیم مذہبی اور نیم جادوگری کی جس کے ذریعہ سے قدیم زمانہ کے نواحات میں بسنے والے وحشی انسان اپنے لئے خوراک اور مویشیوں کو حاصل کرنے کی اپنے دشمنوں کو ملک بدری سے قتل کرنے کی اپنے آپ کو بیماری مصیبت اور بھوت پریتوں کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی اور مادی بھگوانوں کے سر سے ٹھیکروں کے بھر لینے کی تمنا کرتے تھے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمارے لیئے ضروری ہے کہ ہم اس کے ساتھ ویدون کی نسبت ایک تیسری قسم کا خیال بھی ایزاد کر دین۔ جو کہ عام سناتنیون کا ہے یا کم سے کم وہ خیال جو سائنا چاریہ کے بھاشیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال کے لوگ عملی طور پر ویدون کے بڑے ترجیح کو مانتے ہین اور پھر بھی شاید اسی کارن سے اس قدیم کھچڑی کو ایک پونر گرنتھ اور یگ کامون کی کتاب کا درجہ دیتے ہین۔

اب یہ مخصوص کتابی بحث کا وشیہ نہین رہا۔ بلکہ نہایت اہم وشیہ ہو گیا ہے۔ نہ صرف دیانند کے صحیح کام کا اندازہ لگانے کے لیئے ہی بلکہ ہمارے گذشتہ جاگرتی اور ان اثرات کے صحیح صحیح طور پر معلوم کرنے کے لیئے جسکے سانچے مین ہمارا مستقبل ڈھالا جائیگا۔ ایک قوم کی ترقی اسی طرف کو ہوتی ہے جسطرف کہ اس کا گذشتہ اور موجودہ زمانہ مین رخ رہا ہے؛ اور اس ترقی مین جاگرتی اور نسیم جاگرتی کا اندازہ لینے کے وقت آتے ہین جبکہ قومی روح اپنے لیئے اچھی باتون کا انتخاب اور ان مین اصلاح کرتی اور بُری باتون کو رد کرتی ہے اور جو کچھ اس کی ترقی اور آئندہ کے کام کے لیئے سرمایہ ضروری ہوتا ہے اسے حاصل کرتی ہے۔ جانچ پڑتال کے ایسے ہی ایک سمے مین ابھی تک ہم ہین اور دیانند اس سمے کی ایک عظیم اور ڈھالنے والی روحون مین سے ایک تھا لیکن ہمارے گزشتہ زمانے کے تمام معیارون مین وید ہی سب سے زیادہ معزز ہین اور بالواسطہ طور پر سب سے زیادہ طاقت ور رہا ہے جس سمے مین اس کی سمجھ بھی نہین آتی تھی۔ ہان جبکہ اس کی روایات اور انکی شکلون کے پردون مین گم ہو چکی تھین۔ تب بھی لغیر گیان کے ایشوری گیان اور گیان کی الہامی کتاب تمام صداقتون کا معیار اور تمام دھرمون کے سرچشمہ کا درجہ دے کر اس کا مان کیا جاتا تھا لیکن ہمیشہ سے ویدون کی نسبت یہ دوہری اور [illegible] تھا در روایت دی ہے - کہ یہ رمیت رسم اور دیو [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور انیک ایشور پرستی کے ارتھ چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ اور یہیں دروازوں کی نفی عناصر پرستی اور دیو پرستی کے ارتھ گر جاتے ہیں۔ اس کے بدلے ہم ایک حقیقی دھرم پستک سنسار کے پوتر گرنتھوں میں سے ایک پوتر گرنتھ اور ایک بلند اور عظیم دھرم کا ایشوری واکیہ پاتے ہیں دیانند کا باقی تمام سدھانت منطقی طور پر اس بنیادی خیال سے نکلتا ہے۔ کہ اگر دیوتا ان کے نام ایک ایشور کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور انہیں کی طرف رشیوں نے من لگایا۔ اور ان کا دھیان اپنے دل میں رکھا تو ضرور ہے کہ وید میں ایشور کے سوبھاؤ کا بہت سا گیان ہو منش کا ایشور کے ساتھ سمبندھ اور ایشور پراپتی کے قاعدہ کا یار بار ورنن ہو۔ دیانند دعوے کرتا ہے۔ کہ وید میں اخلاقی تعلیم موجود ہے۔ یعنی زندگی کے وہ قوانین جو بنی نوع انسان کو ایشور نے دیئے اور اگر وید کے دیوتا ایک ہی مہادیو کی شکتیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ سنسار کو پیدا کرنے والا۔ انتظام میں رکھنے والا۔ اور سنسار کا پتا ہے۔ تو ضروری ہے کہ وید میں پیدائش عالم۔ قوانین عالم اور قوانین پیدائش کا بہت سا ذکر ہو۔ دیانند کا دعوٰے ہے کہ سنسار کے انتظام کا ورنن وید میں پایا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ وید میں پیدائش عالم کا راز اور قدرت کے ان قوانین کا ذکر ہے۔ جن سے کہ قادر مطلق اس سنسار کو انتظام میں رکھتا ہے۔ یہی شیچھی دو ونتا اور ہمارے سنسکار کی سکشا وید منتروں سے تنتی اور دھرم کی ساکھشات اور کا لینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ بلکہ ان دونوں کا خیال مختلف وجوہ تک اس کی قدر و منزلت گھٹانے کی طرف ہوا ہے تو بھی شیچھی و دوان اس لیے اس کی قدر و منزلت کو کم کرتے ہیں۔ کہ جب کبھی اس پراچین پستک میں ایسے خیالات بار بار انکے سامنے آتے ہیں۔ جو ان کے مانے ہوئے قاعدہ کے مطابق پراچین سمے میں موجود نہیں ہونے چاہیئے تھے۔ تو ان کا ہردہ اشانت ہو جاتا ہے۔ جو یعنی وہ کسی لفظ کے ایک دو [illegible]

ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔ حالانکہ اُن کی اپنی مکتی اور باندانی مسلمہ طور پر ان کو پہلے معنے قایم رکھنے کا تقاضا کرتے ہیں مگر وہ اُن معنوں پر قایم نہیں رہتے۔ کیونکہ اگر ہمیشہ وہی معنے تسلیم کریں۔ تو اُن سے باریک گہرے اور اعلےٰ درجہ کی فلسفیانہ ادراد ھیاتمک خیالات نکلتے ہیں۔ جو پراچین سمہ کے شخصوں کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ سائین چار اس لیئے اُن کی قدر و منزلت کو کم کرتا ہے۔ کہ اس کے خیال کے مطابق وید ادھیاتمک سکشا اور سچی نیتی کی تعلیم دینے کے لیئے نہیں۔ بلکہ دُنیادی اور مادی اصول کے لیئے سنسکار اور ریتی بتلانے والی پستک ہی لیکن ویدمنتروں کے اصل منشا اور معانی کو دبانے کے لیئے ان کوششوں کے باوجود بھی ویدوں کے بلند خیالات نخود بخود چمک رہے ہیں۔ اور ریتی عناصر پرستی کی تعلیم کے فرضی خیالات کو جھٹلا رہے ہیں ویدک دیوتاؤں کو بار بار مفصلہ ذیل ناموں سے مخاطب کیا گیا ہے۔ گیان کے بھنڈار شکتی مان۔ پوتر۔ پوتر کرتا۔ دکھ اور پاپ کے ہرتا باپ اور استیہ کرناشک دھرم اور صداقت کے لیئے یدھ کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔ بار مبار رشی ان سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ انہیں نروگیہ رکھیں۔ اور پوتر کریں۔ انہیں گیان چکشو پردان کریں۔ اُن کو ستیہ اور دھرم کے مارگ پر دڑھ رکھیں۔ انہیں شکتی مردانگی اور انسام پردان کریں۔ دیانند نے اپنی طرف سے الیشور پرستا اور ہستیا کے خیالات ویدوں میں نہیں ملا دیئے۔ وید ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھکر الیشوری گیان کی پشتک ہے جیسی کہ عبرانیوں کی انجیل یا زردشتوں کی ژند اوستھا۔ سرشٹی کرم ویدوں میں کچھ کم نمایاں نہیں۔ رشی جگہ جگہ پرلو کا منتر اور انکی سمتھتی کے نیموں کا ذکر کرتے ہیں اور سنسار میں الیشور کے شکتی مئے کاریوں کو جتلاتے ہیں۔ مگر دیانند اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتا ہے۔ اور دعوے کرتا ہے کہ ادھونک وگیان (زمانہ حال کی سائنس) کے اصول بھی ویدمنتروں میں ملتے ہیں یہی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک اصولی مقام ہے۔ جہان پر کوئی جائز غلط بیانی ہو سکتی ہے۔ مین اس بارہ مین کوئی نشچت رائے دینے مین اپنے آپ کو اشکت اور ناقابل پاتا ہون مگر یہ بتلانا ضروری ہے کہ پراچین حیثیت کے متعلق ہمارے گیان کی موجودہ رواس کے خیال کی بہت پشٹی کرتی ہے۔ پراچین جگت کے متعلق ہمارے گیان کی موجودہ رواس کے خیال کی بہت پشٹی کری ہے۔ پراچین سبھیتاؤن کو گیان کے ایسے راز معلوم تھے جن مین چند ایک کا پتہ موجودہ سائنس کو مل گیا ہے ان کو انہون نے وسعت دیکر زیادہ واضح اور درست بنا لیا ہے۔ لیکن کئی راز اب تک بھی معلوم نہین ہوئے۔ اسلیئے دیانند کے اس خیال مین وید درن ہین دھرم اور گیان دونون کی سکھشا پائی جاتی ہے۔ کوئی بھی انوکھی یا انہونی بات نہین۔ بلکہ میرا اپنا ایمان اور وشواس تو یہ بھی کہتا ہے۔ کہ وید مین سائنس کی ایسی بھی صداقتین ہین۔ جن کا موجودہ سائنس کو پتہ تک نہین اور اس حالت مین دیانند نے وید کے گیان کے گورو کر زیادہ نہین۔ بلکہ کم کر کے بیان کیا ہے۔

اس بات پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ سوامی دیانند نے اپنے نتائج پر پہنچنے کے لیئے اور خاصکر ویدک دیوتاؤن کے نامون کے وشے مین ویاکرن اور کوش کی غلطیان کی ہین۔ لیکن میرا وشواس ہے۔ کہ یہ اعتراض اس ویدک بھاشا کے مطالعہ مین ہمارے موجودہ زمانہ کے خیالات کو دخل دینے کی غلطی پر مبنی ہے۔ ہم موجودہ زمانہ کے لوگ الفاظ کو جامد کی طرح استعمال کرتے ہین۔ اور ان کے اصلی مفہوم اور ماخذ کا خیال نہین کرتے۔ جب ہم کلام کرتے ہین تو جس چیز کا ہم ذکر کرتے ہین۔ صرف اس چیز کا دھیان ہمارے ذہن مین ہوتا ہے۔ اور جس لفظ کو ہم اس چیز (پدارتھ) کا واچک بناتے ہین اس کا بالکل دھیان نہین کرتے۔ بہ شعور ہمارے لیئے بالکل ایک ایسے معنی کی شکتی ہے جو کسی چیز کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ظاہر کرنے کے لیئے۔ یونہی گھڑ لیا ہوا ہے برخلاف اسکے پراچین بھاشا میں شبد ایک بامعنی ہستی تھی اور اسمین مطلب کو ظاہر کرنے کی شکتی تھی اس کے لغوی معنی یاد ہوتے تھے کیونکہ وہ رواج پذیر تھے اور متکلم کے من کے روبرو اس کی شکتی صاف نظر آتی تھی۔ ہم لفظ بھیڑیا کہتے ہین اور صرف اس نام کے حیوان کا خیال کرتے ہین اور کوئی لفظ بھی ہین ٹھیک یہی کام دیسکتا تھا۔ بشرطیکہ اس کے استعمال کا رواج ہوتا۔ پراچین لوگ اس کے لیئے "پھاڑنے والا" بولتے تھے۔ اور اسکی یہ علامت ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ ہم لفظ اگنی بولتے ہین۔ اور آگ کا خیال کرتے ہین۔ اسکے علاوہ اور بھی مفہوم تھے اور آگ اس کے معنے اسی لیئے تھے کہ اس سے ماری پرارتھ اگنی شبد کے ایک یا دو لغوی معنے پائے جاتے تھے۔ ہمارے لفظون مین احتیاط رکھی گئی ہے۔ کہ اس کے ایک یا دو ہی مطلب نکل سکین۔ ان کے الفاظ کے بہت سے معنے ہو سکتے تھے اور اس لیئے ان کے لیئے یہ بالکل آسان امر تھا۔ کہ اگنی ورن یا دالیو شبدون کو اپنی اچھیا کے انوسار پرسپر سمبندھ اور مرکب خیالات کی خاص تعداد کے لفظی آئینہ کے طور پر استعمال کرین۔ اور ایک ہی شبد بہت سے ارتھون کا واچک ہو۔ اس مین شک نہین ہو سکتا۔ کہ ویدرشیون نے اپنی زبان کی اس طاقت کا بہت سا فائدہ اٹھایا۔ شبد اگنی اور چندر کے معنی مین ہی ان کے بیوہار کا پتہ لگ سکتا ہے۔ نرکت اس قابلیت کا شاہد ہے۔ اور براہمن اور اپنشد گرنتھون مین شبدون کے اس آزادانہ اور بطور نشان کے پریوگ ہمین اب تک ملتا ہے:

جو واقعات مختلف زبانون کے جاننے کے باعث یورپین دو دوانون کو حاصل ہین۔ یقیناً سوامی دیانند اُن سے محروم تھا۔ گو نئی سکھشا جو نقائص سے خالی نہین مگر پراچین نرکت مین ایسے کئی نقص موجود ہین۔ جو اس نئی سکھشا کی سہائتا سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہم دور کر سکتے ہین۔ اور آئیندہ ویدون کا آشا سمجھنے مین ہم ان دونون ذرائع کا استعمال
کیا کرینگے۔ مگر پھر بھی اس کا اثر تفصیل پر جا کر پڑتا ہے نہ کہ دیانند کے ارتھون کے
بنیادی اصولون پر ارتھون کی تفصیل لیاقت اور دانائی کا کام ہے اور لیاقت اور
دانائی کے وشہ مین ہمیشہ تک لوگون مین اختلاف رہنے کی سنبھاونا ہے۔ مگر
تمام بنیادی اصولون مین اُن عظیم اور بنیادی فیصلجات مین جہان کہ اندرونی
آنکھ ذہانت کی سہایتا کرتی ہے دیانند کی پشٹی خود وید بھگوان کرتے ہین۔ نیائے
بکتی اور پورو کال کی منشون کے متعلق ہمارا انتی کرتا ہوا گیان اس کی پشٹی کرتا ہے۔
وید مین بہت سے نامون اور شکتیون والے ایک ایشور کے گن گان کئیے ہوئے ہین
اس مین ایشوری نیم اور ان کو پورا کرنے کے لیئے منشون کی چیشٹھا ورتن کی ہلوئی
ہے۔ اس مین ہمین سرشٹی نیم کی سکشا دی ہوئی ہے الہام کے وشہ مین
لکھنے کے لیئے میرے پاس کوئی جگہ نہین بچی۔ اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ اس
وشہ مین بھی دیانند نے پورن نیائے یکت کاریہ کیا ہے اور اگر اس نے ویدون کو
الہامی مانا اُن کے الہامی ہونے کا اعلان کیا۔ تو اس پر جھوٹا ہونے کا اتہام
لگانا سراسر ناواجب ہے ہمیشہ تین ستیہ وستو ہوتی ہین جن کو ہمین تسلیم کرنا
پڑتا ہے۔ اور اگر ہمنے کائنات کی ہستی کا راز سمجھنا ہے۔ تو ان کا پرسپر سنبندھ
جاننا ہمارے لیئے ضروری ہے یعنی جیو آتما پرماتما اور پرکرتی اگر جیسا کہ دیانند نے
کافی مضبوط بنیاد پر سدّھ کر دیا ہے۔ وید بھگوان ہمین ایشور۔ ایشوری نیمون
پرماتما اور پرکرتی کے ساتھ ہمارے سنبندھ کا گیان دیتا ہے۔ تو اگر یہ ایشوری تھتیا کا
الہام نہین تو اور کیا شئے ہے۔ اور اگر جیسا کہ دیانند نے قرار دیا ہے۔ وید ہمین
یہ گیان پوری صداقت کیساتھ دیتا ہے۔ جس نے ہمین لیشں ماتر بھی غلطی نہین۔
تو وہ وید کو بنحاظ دھرم پُستک کا انمول درجہ دے سکتا ہے۔ باقی سوال محض

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الہام کے طریقہ منشون کے ساتھ ایشور کے بیوہار اور منشیہ کی مانسک و دیا اور سکیتون کا رہ جاتا ہے۔ زمانہ حال کے فلسفہ نے پرکرتی۔ قدرت اور اس کے نیمون کو تو مانا۔ مگر ایشور کی ہستی سے انکار کر کے اس کے الہام کے امکان سے بھی منکر ہو گیا۔ مگر اس طرح سے تو اس نے اور بھی کئی چیزون کی ہستی سے انکار کر دیا تھا جسکو زیادہ نزدیک کے زمانہ کا فلسفہ اب پھر سے سدھ کرنے کی دھن مین لگا ہوا ہے۔ ہم کسی مہاتما سے یہ مطالبہ نہین کر سکتے کہ وہ برچلت اور قائم شدہ عام لوگون کی رائے کا غلام بنے یا اپنے سمہ کے عارضی اور ناپائیدار عقائد کا داس بنے اوس کی مہاتتا ہی اس بات مین ہے کہ زمانہ کی حدود کے پار اس کی نظر جاتی ہے اور وہ گہری تہ کی باتون کو دیکھتا ہے۔

ویدارتھ کے وشئے مین میر الپورن وشواس ہے کہ آخری مکمل ارتھ خواہ کچھ ہی کیون نہ ہون۔ اس کے صحیح ارتھ کرنے کے ڈھنگ کو سب سے پہلے دریافت کرنے کی عزت دیانند کو ملے گی۔ مدت مدید کی غلط فہمی اور پرانی جہالت کی تاریکی اور گڑبڑ مین اُسی کی صحیح النظر آنکھ تھی جو سیدھی پار ہو کر صداقت پر پہنچی اور اٹل اور ضروری وستو پر جم گئی۔ اُس نے اُن دروازون کی چابیان دریافت کین جن کو ایک زمانہ نے بند رکھا تھا۔ اور ان کے اندر بند شدہ فوارون کی مہر دن کو توڑ کر انہین از سر نو جاری کیا۔

(ازپرکاش)

آریہ سماج کیلیئے دو افسوسناک موتین:-

پنڈت بھوجدت آگرہ و پنڈت سوامی سوم دیو جی کے موت سے آریہ سماج کو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے۔ جہان وہ شدھی کے حامی تھے۔ وہان سوامی جنم سے ورن بیوستھا اور چھوت چھات کے دشمن تھے ایسے دور بین ریفارمر کی بے وقت موت اتینت شوک جنک ہے۔ آریہ سماج بریلی ان کی موت پر اظہار افسوس کر کے ان کے رشتہ دارون کے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار چکر

جنگ دشمن کا مقابلہ آجکل دو جگہ ہو رہا ہے۔ ایک تو فرانس میں اور دوسری طرف میسوپوٹیمیا پہ ہو رہا ہے میدان کارزار آجکل بہت گرم ہے جس بہادری سے انگریزی اور دیسی فوج مقابلہ کر رہی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے تجارت و زراعت کو بڑا دھکا لگا ہے۔ اور اس وقت ہمنے محسوس کیا کہ اپنے آپ کی وجہ سے جو دستکاری کو ہمنے بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور دوسروں کے دست نگر ہو گئے تھے۔ آج ہر ایک چیز کے دو گنے اور چوگنے دام ہونے پر اور بعض چیزوں کے آٹھ گنے اور دس گنے بھاؤ ہونے پر اور بعض کے نہ ملنے پر ہمیں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو رہا ہے اور پھر جب ہمیں سرکار کی طرف سے۔ والنٹیر بننے کے لیئے کہا جاتا ہے تو ہم دست حسرت مل کر رہجاتے ہیں کیونکہ ہتھیار کو دیکھکر ہمیں غش آ رہا ہے ہتھیار پکڑنا۔ اور دشمن کا مقابلہ کرنا تو دور رہا۔ ہماری تو دعا یہی ہے کہ جنگ کا جلد خاتمہ ہو اور ہم لوگ دستکاری کی ترقی میں لگیں اور گورنمنٹ ہمارا اعتبار کر کے ہتھیار دے تاکہ جہاں ہم اپنی بہادری قایم رکھ سکیں وہاں ایشر نہ کرے کبھی گورنمنٹ پہ کسی آیندہ آڑے وقت میں ہم بھی مدد کر سکیں۔ لیکن جو آدمی میدان جنگ میں جا سکتے ہیں اور جو کام کر سکتے ہیں انہیں ضرور جانا چاہیئے۔ یہ انکا فرض اور اپنی حفاظت ہے۔

میونسپلٹی بریلی جہانگیر آباد امنڈمنٹ کے ذریعہ سے جو کمیٹی کی ممبری میں مسلمانوں کا حق جداگانہ علیحدہ ہو جائیگا۔ اور ہندو عیسائی سکھ۔ آریہ جین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بودھ - یہودی سب کا ملا ہوا جتھا ایک ہی ہوگا۔ ہم اصولی طور پر ایسے ملکی معاملات میں تفریق ٹھیک نہیں سمجھتے مگر رموز شاہان بلا شک و شبہ اور مصلحت وقت کا خیال ضروری ہے مگر چونکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہوگا اسلئے ہمیں یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ایک فرقہ باوجود اسکے کمی تعداد کے اتنے اچھے حقوق ملیں۔ لیکن جیسے ہیں خود چننے کی طاقت جو دی گئی ہے اور سوسائٹیوں کے ممبر ہی چننے کا موقع جو دیا گیا ہے اسکیلئے ہم مشکور ہیں - لیکن ممبری چننے کی طاقت بھی بوجہ اگزیکٹو افسر کے بہت کم ہو جائیگی ہاں ٹھیک یہی ہے کہ ممبران اپنا دھرم ایمان روپیہ جتا کے لیے فروخت کرکے ذلت مول نہ لیا کرینگے -

نوحہ خوانی آریہ سماجکی زبانی

(از منشی کاشی ناتھ صاحب فدا جعفر پوری - مقیم شہر میرٹھ)

اے قضا اور سپہ آزار رہیگی کب تک
میرے بچوں پہ تری مار رہیگی کب تک

بھیریاں بنکر بہت تونے بہت کھائی ہیں
کیا خبر ہے کہ تو خونخوار رہیگی کب تک

اژدہا تونے ڈسی اک مری پیاری بیٹی
خون پینے کو تو طیار رہیگی کب تک

تونے دو زخم لگائے مرے دل یا جگر پر
تیری چلتی ہوئی تلوار رہیگی کب تک

کبھو بدست کو کبھو ہر گھڑی میں جلایا آتش
تیری یہ شعلہ فشاں نار رہیگی کب تک

بارہا تیرے بہت لوٹ لیا ہے مجھے
مجھسے تو بر سر تکرار رہیگی کب تک

سیکڑوں تیر لگایا تیرے کشتہ ہیں
جاری اسطرح یہ پیکار رہیگی کب تک

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تو نے امیدوں کو پھانسی پہ چڑھایا ہی سدا نصب یہ غم کی تری دار رہیگی کب تک
تو نے رنجیدہ فدا کو ہے ہمیشہ رکھا :: تیری یہ چال ستمگار رہیگی کب تک

گیہوں کی کھیتی

پسند فرمودہ محکمہ زراعت یوپی گورنمنٹ

اس کتاب مین بتلایا گیا ہے کہ ہر قسم کی کاشت مین عموماً دو گنی تگنی پیداوار گیہون کی کھیتی مین خصوصاً صرف **ایکہزار سالانہ** کی کیسے کیجا سکتی ہے کاشت کے متعلق ہر ایک مضمون پر بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے بہت سے مفت ہر جگہ حاصل ہونے والے عجیب و غریب کہاد و نکا ذکر بڑے غضب کا ہے ابتک ایسی کتاب ہندوستان مین نہین چھپی۔ یہ کتاب اردو۔ ہندی۔ زبان مین تیار کی گئی ہے۔ قیمت ہر ایک زبان کی فی جلد ۸؍ تین مجلد کتابین مع محصولڈاک صرف ۱۲؍

المشتہر

رام پرشاد مجسٹریٹ جاوو ضلع مندسور گوالیار اسٹیٹ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صوفیوں کا بھیروی چکر

اور

اچھوتوں کا سُدھار

(از بابو نبسب شنکر صاحب بریلوی۔ وکیل مجسٹریٹ چھاچوڑہ ریاست گوالیار)

مسئلہ تحقیق ذیل میں دو لفظ تشریح طلب ہیں۔ ایک صوفی۔ دوسرا بھیروی چکر۔ گو لفظ صوفی عام طور پر زبان زد ہے اور بالخصوص اردو دان پبلک لفظ صوفی سے نا آشنا نہیں ہے نہ صوفیان ہمال کی مجالس حال و قال کسی سے پوشیدہ ہیں تاہم جن معنوں میں لفظ صوفی میں نے استعمال کیا ہے اوسکی کسیقدر تشریح ضروری ہے۔ لفظ صوفی (Sophia) لغت یونانی میں عقل کو کہتے ہیں اور صوفسٹ (Sophists) معقول کو جسکے سنسکرت معنی بدہی۔ (عقل) اور بودہ (معقول) ہوئے۔ تو کیا صوفی بودہ ہیں ؟

یہ سوال پیدا ہوتا ہے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ مہاراجہ اشوک اعظم۔ (Asoka the great) کے زمانے میں بودہ شستری۔ لنکا۔ برہما۔ سیام۔ چین۔ جاپان۔ تبت وغیرہ ملکوں میں ہی نہیں گئے جہان کے باشندے اسوقت بالعموم بودہ ہیں بلکہ اونھوں نے ایران۔ مصر۔ یونان۔ وغیرہ ملکوں میں جاکر بودہ مذہب پھیلایا۔ بودھوں میں ایک مشہور شخص آریہ ناگ آرجن ہوا ہے جو وجود عالم کا منکر اور عالم خیال کا ماننے والا تھا۔ اوسکو ایک طور پر نہلسٹ کہا جا سکتا ہے وہ شونیہ وادی مشہور ہے۔ حال کے فلاسفر وخیب برکلے کے خیالات ناگ آرجن سے بہت ملتے ہیں۔ سوامی شنکر آچاریہ نے بودہ مذہب کی بالعموم تردید کی اور آریہ ناگ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آرجن کے شونیہ واد کے خلاف برہمہ واد اوپدیش کیا یعنی دُجو وایک ہے اوسکا نام برہمہ ہے۔ برہمہ کے لغوی معنے بڑے کے ہین اور ویدون مین یہ لفظ پرماتما (خدا) کے لیئے مستعمل ہوا ہے۔ آریہ ناگ آرجن اور سوامی شنکر آچاریہ کے مشتری بھی ممالک مرقومہ صدر مین گئے۔ اور اون ممالک مین انھون نے مسئلہ وحدت الوجود پھیلایا۔ شروع زمانۂ اسلام مین خلفائے بنی اُمیہ اور خُلفائے عباسیہ نے ہندوستان ایران۔ مصر اور یونان سے مختلف علوم کی کتابین منگا کر ترجمے کرائے جس وجہ سے ناگارجن اور شنکر آچاریہ کے خیالات کے علاوہ کپل کی سانکھہ فلاسفی اور ویاس کی ویدانت فلاسفی کے خیالات بھی بخوبی اشاعت پا گئے۔ ان خیالات کی اشاعت سے اکثر علماء اسلام خاص خیالات رکھنے لگے اور ایک فرقہ اہل اسلام مین صوفی کہلانے لگا۔ ہندوستان مین لفظ صوفی سے پبلک اسقدر مانوس ہو گئے ہے کہ اکثر ہندو بھی اپنے نام کے ساتھ لفظ صوفی استعمال کرتے ہین مینے مسدس ذیل مین لفظ صوفی کا استعمال اون اصحاب کے لیئے کیا ہے جو معقول پسند۔ رقیق القلب ہین اور کسی مذہب سے تعصب نہین رکھتے۔ جنکا اصول ہے۔ عبادت بجز طاعت خلق نیست به تسبیح بسجادہ و دلق نیست۔ لفظ صوفی کی ضروری تشریح ہو چکی اب دوسرا لفظ بھیروی چکر ہے جسکی مختصر تشریح یہ ہے کہ ہر قوم کے آدمی جس وقت بھیروی چکر مین شامل ہوتے ہین اون مین اسوقت چھوت چھات نہین ہوتی وہ ایک پیالہ مین پیتے اور ایک تھالی مین ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہین مگر جب بھیروی چکر سے باہر جاتے ہین پھر اپنی قوم کے رواج کے موافق چھوت کی پابندی کرتے ہین صوفیون کے بھیروی چکر سے میری یہ مُراد ہے کہ جو انسان اچھوت کہلاتے ہین جنکے چھونے سے ہندو پرہیز کرتے ہین اون سے نفرت نہ کرکے انکو شاہراہ ترقی پر لیجانے کی کوشش کیجائے۔ مسدس کا چوتھا مصرعہ یہ ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوااُون کے وردِ زبان قولِ قیصر"۔ جب مین غزلین لکھا کرتا تھا قیصر تخلص کرتا تھا اب جو میری نظمین اخبارون مین چھپتی ہین اُون مین کوئی تخلص درج نہین ہوتا یہ اسلیئے لکھہ دیا کہ واضح ہو جائے کہ قیصر کا قول کسی دوسرے کا قول نہین ہے۔ میرے خیال مین یہ چند سطور پڑہ کر مُسدّس ذیل کے مفہوم سمجھنے مین آسانی ہوگی۔

مُسدّس

مؤذن نے دی بانگ اللہ اکبر　　شوالون سے آتی ہے آواز ھرھر
اثر ہو گیا صوفیون کے دلون پر　　ہوااُون کے وردِ زبان قولِ قیصر
بسا دل مین تو اور تو روبرو ہے
یہان سارا عالم عیان ایک تو ہے

خودی کہہ گیا بھول سارا زمانہ　　ہے بیگانہ ہر شے فقط تو یگانہ
نہ ہے ذکر کوئی نہ کوئی فسانہ　　لبون پر ہے بلبل کے تیرا ترانہ
لگی فاختہ بولنے آج یا ہو
ہے حق حق کی آواز کویل کی کوکو

بھٹکتا تھا جو واسطے تیرے بن بن　　ہوا اُوسکو ہر شے مین اب تیرا درشن
فروغِ آتشِ لالہ و گل سے گلشن　　ہوا صورتِ شعلۂ طور روشن
کسیکی جو نظرون مین پھولی شفق ہے
کتاب سماوی بنا ہر ورق ہے

ہزارا آج گاتی ہے بلبل چمن مین　　سماتی نہین آج گل پیرہن مین
نزاکت ہوی یاسمین و سمن مین　　لطافت نظر آئے ہر انجمن مین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جو غنچے چٹک کر دہن کھولتے ہین
خداوند اکبر کی جے بولتے ہین

نشے سے ہوی مست باد صبا ہے　　انار اور انگور کا رس پیا ہے
ہوئی آنکھ مخمور نرگس کی کیا ہے　　یہان باغ مین ہر شجر جھومتا ہے

ہماری نظر مین یہ عالم سراسر
بھرا ہے مئے عشق کا اک سمندر

فلک پر جو ہے ماہ کے گرد ہالہ　　یہ زنجیر لئے ہے بھیروی چکر کھینچا
ہوئے ہین یہان اہل دل ہم پیالہ　　مٹا اختلاف عقاید کا نقشہ

خدا ایک سب اوسکے بندے برابر
حقیقی پدر وہ ہے انسان برادر

ہوئے جتنے ہادی ہین جتنے پیغمبر　　اسی بھیروی چکر کے تھے وہ ممبر
سمجھتے تھے انسان سبھی ہین برابر　　بتاتے تھے الفت کا رستہ سراسر

سکھاتے تھے انسان کو راہ محبت
وہ سانچے مین تھے ڈھلتے نقش الفت

یہ اپدیش ویدون نے سبکو سکھایا　　کرو پیار تم جانداروں سے سچا
سکھاتا تھا اپدیش یہ بدھ داتا　　معلم بناتا تھا مچھوؤن کو عیسیٰ

محمدؐ نے انسان کو بھائی بتایا
جو تھا نقش تفریق باہم مٹایا

جو تھا رام آنند یکتائے دنیا　　ہوا زندہ جاوید ہے نام جسکا
جولاہا چمار اوسنے رہبر بنایا　　جو نفرت کا تھا نقش اکدم مٹایا

ملو سارے انسان گلے مل کے باہم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہہ گوبند و نانک بتاتے ہر دم

یہی رام موہن کو کیشو کو دُھن تھی — یہی آرزو تھی دیانند جی کی
وہ کہتے تھے اُس وقت ہوگی ترقی — بتاؤ گے جب تم اچھوتوں کو بھائی

وگرنہ وہ تبدیل مذہب کرینگے
جو اپنے ہیں آخر پرائے بنیں گے

وہ بھارت کے لختِ جگر اور پیارے — وہ اِس بوڑھی ماتا کے آنکھوں کے تارے
یہاں سے وہ بے آس ہو کر سدھارے — چھپیں گے وہ غیروں کے دامن میں سارے

نفاق اور نفرت کا ساماں بنیں گے
جو بھائی ہیں وہ کلفتِ جاں بنیں گے

پرماتما کے حضور میں بھارت جننی کی پکار

(بھارت بھومی بقلم یکے از خیر خواہ خویش)

ہے سروآدھار سرو شکتیمان۔ انت سامرتھ وان پرمیشور آپنے اپنی پرم دیالتا۔ اور مہان کرپالتا سے ہدایت عام اور شانتی تام کیواسطے اپنے وید روپی گیان کے بھنڈار کا ظہور بذریعہ الہام شری اگنی۔ شری وایو شری آدتیہ اور شری انگرہ جی مہاتماؤں دوارا میری ہی چوٹی اتھوا ہمالہ کے سب سے اونچی ستھان پر کیا اور سب سے اول اسی سرزمین کو سرشٹی کی آد میں اپنے پوتر سنتان کو بسنے اور اس دیش کو آریہ ورت کہلانیکا فخر بخشا لاکھوں برس تک یہاں ست یگ کا راج رہا اور کُل بھومنڈل یہیں سے سکشا گرہن کرتا رہا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہابھارت کے گھور یدھ کے پشچات آپس کے بیر بھاو سے اس بھومی کی تقدیر نے پلٹا کھایا۔ اور طرح طرح کے تکلیفات کا سامنا کرتے ہوئے اپنے اعمالوں کا ثمرہ اُٹھایا آپنے ایسی دشا مین بھی جبکہ آپ سے وآپ کے گیان سے ہر شخص ناواقف ہو چکا تھا۔ اس دیش کی اُنتی کے واسطے سمے سمے پر اوگیشور کرشن مہاتما کمارل بھٹ سوامی شنکر آچاریہ آدی مہان آتماؤن کو بھیجا جنھون نے یتھا شکتی اسکی اپکار داری کی پرنتو ان مہاتماؤن کے گذر جانے کے کچھ عرصہ بعد دیش کی حالت بالکل بگڑتی چلی گئی قریب تھا اس پوتر سرزمین کا پوتر نام صفحہ ہستی سے معدوم ہو جاوے آپنے اپنی آپار کرپا اور انوگرہ سے اسکی رکشا کے واسطے جہان برٹش راج ستھاپت کر شاریرک کلیشون کو دور کیا وہان آتمک دکھون کو دور کرنیکے واسطے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کو بھیجکر اس بھومی کو پھر جگت گرو کہلانیکا فخر عطا کیا اسکے پراچین گورو کی رکشا کی اور بھوشت اُنتی کا مارگ درشایا۔ مہرشی نے سارے سنسار کو دماغی غلامی سے آزاد کیا اور منشیہ ماتر کی شاریرک آتمک اور ساماجک اونتی کے واسطے اپنی پیاری جان تک نیوچھاور کردی اور بھوشیہ کے واسطے آریہ سماج روپی برکش کا بیج لیکر اپنے رکت سے اُسکو سینچ گئے تاکہ اون کے انوگامیون مین درڑھتا پراکرم اور اتساہ آجاوے۔ جس سے وہ اونکے لگائے ہوئے برکش کی بھلی بھانت رکشا کرتے ہوئے جلد ھی مہرشی کے اُدیش کی پورتی دیکھ سکین پرنتو ہائے شوک مہرشی کے انوگامی لینے کرتویہ پالن سے بالکل بےمکھ ہوگئے اور آپس کے جھگڑون مین آریہ سماج روپی برکش کی جڑ پر کلہاڑا چلانے لگے آریہ سماج کے سیوک عہدونکے واسطے جان لینے اور دینے کو اُدت ہورہے ہین سندھیا۔ ہون۔ ویدپاٹھ آدی یتہ کرم کرنیکی فرصت کسکو ہے دھرم کی جگہہ پالیسی کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راج ہوگیا غیر لوگوں نکا ان مہاشیون کی اعمال دیکھکر داخلہ بند ہوگیا۔ آریہ سماج کی مضبوطی جہان اُسکے پُر از صداقت اصولون پر مبنی ہے وہان اسکو سبھا سدون کے آچار پر بھی دلالت کرتی ہے۔ حالانکہ مہرشی کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا پرنتو ان نام دھاری وشواس گھاتی آریون کی طرف سے جنکے ہاتھ مین آریہ سماج کی باگ ڈور ہے اندیشہ ہے کہ کہین یہہ برکش خشک نہو جاوے اور سارا سنسار دوبارہ دکھ مین گرست ہو جاوے اسواسطے ہے پربھو جی آپ سے پرارتھنا ہے کہ آپ آریہ سماج کے سبھا سدون کو امنکے کرتویہ پالن کرنیکی شکتی پردان کرین تاکہ یہہ کلپ برکش سدیو پھولتا پھلتا رہ کر رشی کے ادیش کی پورتی کرتا ہوا سارے سنسار کا دکھ نوارن کر سکے اور سرزمین ہند دکھ سے پاپ آچرنون سے پوتر ہوکر آپکا ہی گُن انواد گاتی رہے۔ اوم شم۔

روئیداد جلسہ منیجنگ کمیٹی آریہ سماج بریلی

منعقدہ ۔ ۸ مئی سنہ ۱۹۱۶ء

(حسب ذیل اصحاب تشریف لائے)

بابو جوالا پرشاد صاحب سکریٹری۔ بابو بلدیو پرشاد صاحب گورنر۔ ڈاکٹر شیام سروپ صاحب گورنر۔ ماسٹر آنندی پرشاد صاحب اڈیٹر۔ ماسٹر مرلیدھر صاحب ممبر۔ ماسٹر بلدیو پرشاد صاحب ممبر۔ بابو دوارکا پرشاد صاحب وکیل ممبر۔ بابو جگدمبا پرشاد صاحب جوہری ممبر۔ لالہ بہاریلال صاحب ممبر۔ بابو بلدیو پرشاد صاحب پریسیڈنٹ جلسہ تجویز ہوئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۸۷) روئداد کمیٹی منعقدہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۶ء بنا بر منظوری۔	۸۷ منظور ہے۔
(۸۸) کاغذات خارجہ نتانند یتیم جو کہ فرار ہو گیا	خارج کیا جاوے۔
(۸۹) کاغذات داخلہ سکھہ لعل توم بڑہی کن کانگڑی	داخل کیا جاوے۔
(۹۰) رپورٹ گورنر صاحبان دربارہ مقرر کیئے جانے پیارے لال واسطے تعلیم [illegible]	بموجب رپورٹ گورنر صاحبان تقرری یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے منظور ہے چھ ماہ کے واسطے تقرر منظور کیا جاوے۔ لیکن گورنر صاحب اسکے کام کی رپورٹ ماہواری دیویں۔
(۹۱) رپورٹ ڈاکٹر شیام سروپ صاحب گورنر دربارہ منظوری مبلغ ۵۰ واسطے تیاری جدید پاخانہ جات۔	ماسے منظور شدہ ہی مبلغ پچاس روپیہ دیا جاوے۔
(۹۲) رپورٹ بابو دیانند صاحب کہ بوجہ علالت طبع وغیرہ کے عہدہ وائس پریسیڈنٹ منظور کرنے سے مجبور ہوں۔	افسوس ہے کہ اونکی تندرستی اونکی اجازت نہیں دیتی۔
(۹۳) چٹھی بابو آنندی پرشاد صاحب	چونکہ یہہ معاملہ ایک اصول کے متعلق ہے لہذا آئندہ جلسہ میں پیش کیا جاوے۔
(۹۴) کارڈ آمدہ بابو دیبی پرشاد جی لکھنؤ کہ اگر آپ مبلغ ۵۰ روپیہ پنشن آف انڈیا کو دیگر مبلغ ایکسو روپیہ لینا منظور فرماویں تو میں اپنا حصہ یتیم خانہ کے نام منتقل کردوں	بابو بلدیو پرشاد صاحب تحقیقات فرما کر رپورٹ دیویں نقل اسکی بابو صاحب کے پاس بھیجدیجاوے
(۹۵) انتظام دربارہ وصولی روپیہ سیٹھ	تجویز ہوا کہ بابو بلدیو پرشاد صاحب و بابو [illegible] پرشاد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرماننڈ صاحب رئیس فرخ آباد۔

(۹۱) معاملہ حصول آراضی متصل یتیم خانہ

صاحب و بابو دوارکا پرشاد صاحب اس معاملہ کو جسطرح مناسب سمجھیں طے کردیں۔
تجویز ہوا کہ گورنمنٹ سے درخواست کیجاوے کہ وہ آراضی مطلوبہ ہمکو گورنمنٹ عطا کردیوے اور اس کام کیواسطے علاوہ ڈاکٹر شیام سروپ صاحب و بابو چھیل بہاری صاحب کپور کے۔ بابو بلدیو پرشاد صاحب و بابو جوالا پرشاد صاحب اور اضافہ کیے جاویں اور آراضی سڑک جو ڈاکٹر صاحب ممدوح نے اضافہ کی ہے۔ وہ بھی آراضی مطلوبہ مین شامل کیجاوے۔

رسید زر بقیہ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء

نمبر رسید	اسمائے گرامی	تعداد روپیہ	نام اخبار	نمبر رسید	اسمائے گرامی	تعداد روپیہ	نام اخبار
۹۳۶	سیٹھ لچھمی نراین صاحب فرید پور	۵ر	آریہ پتر	۹۴۰	پنڈت ماتادین صاحب اٹاوہ	۵ر	آریہ پتر
۹۳۷	بابو لچھمی نراین جی رفرید پور	۵ر	"	۹۴۱	دیوان ہرکشن جی کپورتھلہ	۵ر	"
۹۳۸	ڈاکٹر پربھو لال جی اٹاوہ	۵ر	"	۹۴۲	بابو مہادیو پرشاد جی ایٹہ	۵ر	"
۹۳۹	بابو گھنشام داس صاحب و بابو بہاری لال صاحب سینتھل	۵ر	"	۹۴۳	منشی بینی مادھو لال جی جونپور	۵ر	"
				۹۴۴	رلے بلاجی بھائی حیدرآباد	۵ر	"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۹۴۵	دیوان دھرم جی بلاسپور	۵ر	آریہ پتر
۹۴۶	لالہ رگھبیر سرن جی مرادآباد	۵ر	〃
۹۴۷	بابو رام ناتھ جی دہلی	۵ر	〃
۹۴۸	بابو کندن لال جی	۵ر	〃
۹۴۹	مسٹر دلپت رائے جی گورداسپور	۵ر	〃
۹۵۰	بابو رام پرشاد جی ڈیرہ دون	۵ر	〃
۹۵۱	بابو ٹھاکر داس جی ہاتھرس	۵ر	〃
۹۵۲	ڈاکٹر گنگا رام جی فتح گڑھ	۵ر	〃
۹۵۳	دیوان سیلا رام جی ملتان	[illegible]	〃
۹۵۴	لالہ بسنت مل جونپور	۵ر	〃
۹۵۵	سونی کرشن سروپ مرادآباد	۵ر	〃
۹۵۶	مہاشہ جمنا پرشاد جی بلیا	۵ر	〃
۹۵۷	بابو رگھوناتھ سہائے اٹاوہ	[illegible]	〃
۹۵۸	بابو سورج سہائے ایٹہ	[illegible]	〃
۹۵۹	بابو امر سنگھ و گوپال پرشاد	[illegible]	〃
	صاحبان آگرہ		
۹۶۰	بابو گردھر سہائے جی اوناؤ	[illegible]	〃
۹۶۱	بابو ستیل سنگھ جی چندوسی	[illegible]	〃
۹۶۲	منشی کاشی ناتھ [illegible]	[illegible]	〃
۹۶۳	چوبے رام پرشاد جی سیتاپور	[illegible]	〃
۹۶۴	بابو رام چندر جی پردھان	[illegible]	〃
۹۶۵	ڈاکٹر پرتاپ سنگھ جی ڈیرہ دون	[illegible]	آریہ پتر
۹۶۶	بابو منشی رام جی نوشہرہ	[illegible] ۱۵	〃
۹۶۷	پنڈت سیتا رام جی مظفر نگر	[illegible]	〃
۹۶۸	بابو رام سنگھ جی پرتاپ گڑھ	[illegible]	〃
۹۶۹	شیام لال صاحب [illegible]	[illegible]	〃
۹۷۰	کشن لال جی لکھنؤ	[illegible]	〃
۹۷۱	بابو دیو سنگھ لال جی [illegible]	[illegible]	〃
۹۷۲	بابو پرمیشری داس جی رامپور	[illegible]	〃
۹۷۳	بابو مدن لال جی [illegible]	[illegible]	〃
۹۷۴	سکریٹری آریہ سماج انبالہ	[illegible]	〃
۹۷۵	بابو شیو نرائن جی [illegible]	[illegible]	〃
۹۷۶	لالہ موہن لال جی معرفت مکھن لال جی بریلی	[illegible]	اقتباس
۹۷۷	پنڈت ہیت رام جی سیول لائن بریلی	[illegible]	〃
۹۷۸			〃
۹۷۹	بابو سدانند جی بریلی	[illegible]	اقتباس وغیرہ
۹۸۰	منشی برجموہن لال بدایوں	[illegible]	پارچہ
۹۸۱	بابو پرمیشری سہائے بریلی	[illegible]	اقتباس
۹۸۲	لالہ گنگا سہائے رام	〃 [illegible]	اقتباس
۹۸۳	بابو پرمیشری سہائے بریلی	[illegible] ۱۲	〃
۹۸۴	پنڈت تلسی دھر جی بریلی	[illegible] ۹ر۱۵	〃

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	اسمائے گرامی	تعداد	کیفیت	نمبر	اسمائے گرامی	تعداد	کیفیت
۹۸۵	مہاشہ کہڑگ سین جی موضع گنندولی	۷ر	متفرق	۹۹۲	منشی ہیرا پرشاد ڈپٹی انسپکٹر لوہ	۶	سیر
۹۸۶	پنڈت منشی دہر بریلی	۱۰	نقد	۹۹۳	امجد ٹھیکہ دار بریلی	امانت	نقد
۹۸۷	بابو بنواری لال مراد آباد	۶	"	۹۹۴	ڈاکٹر شیام سروپ جی	۵ر	"
۹۸۸	بابو چندن لال جی محلہ بھوڑ	۶	"	۹۹۵	معرفت گورنر صاحبان ترکار ی	۵	"
۹۸۹	مہاشہ لچھمی نراین جی بریلی	۶	"	۹۹۶	بابو کھانچند اورسیر بریلی	عہ	"
۹۹۰	مہاشہ کشن سنگھ پٹیالی ضلع ایٹہ	۴ر	"		بابو بہارت انند وضیار بلبس حب		
۹۹۱	بابو شبدیال سنگھ جی بداون	۸ر	"	۹۹۷	معرفت بابو جوالا پرشاد کپنیل	۵	

رسید زر بابتہ ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۹۱۱ء

نمبر	اسمائے گرامی	تعداد	کیفیت	نمبر	اسمائے گرامی	تعداد	کیفیت
۹۹۸	بابو ایشری پرشاد جی وکیل بریلی	۶	اگست دو سہ	۱۰۰۷	منشی بھگوتی پرشاد جی بریلی	سہ	
۹۹۹	پنڈت رادھے شیام جی	۱۰		۱۰۰۸	معرفت مہتمم صاحب پریس	لعہ ۱۳	
۱۰۰۰	بابو چھیل بہاری جی کپور رئیس	للعہ		۱۰۰۹	بابو پریم نراین جی بریلی	عہ	
۱۰۰۱	بابو موہن لال جی کپور بریلی	۴ر	مارچ	۱۰۱۰	لالہ کنہی لال جی بریلی	عہ	اپریل
۱۰۰۲	بابو ناتھ پرشاد جی پیشکار بریلی	۴ر	اپریل	۱۰۱۱	بابو اودی رام جی بریلی	عہ	مئی
۱۰۰۳	بابو برجموہن لال جی بریلی	للعہ		۱۰۱۲	بابو جے بہاری لال جی بریلی	عہ	
۱۰۰۴	بابو چھوٹے لال جی محلہ بھوڑ	۶ر		۱۰۱۳	بابو شولال جی کپور بریلی	۴ر	اپریل
۱۰۰۵	ڈاکٹر لالتا پرشاد جی بریلی	۶		۱۰۱۴	بابو برج بہاری لال بریلی	عہ	مئی
۱۰۰۶	راے بہادر منشی دامودر داس جی رئیس بریلی	۵		۱۰۱۵	بابو ہر بنشی لال جی بریلی	۶	مارچ و اپریل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۰۱۶	لالہ بدری داس جی بریلی	للعہ		۱۰۳۶	بابو دلیپ سنگھ جی مظفرنگر	للعہ	
۱۰۱۷	لالہ رگھنندن پرشاد جی بریلی	۴ر	جنوری	۱۰۳۷	چوبے رام پرشاد جی	۵	،،
۱۰۱۸	پنڈت رام پرشاد جی بریلی	۴ر	،،	۱۰۳۸	بابو سری رام ضلع بجنور	[illegible]	،،
۱۰۱۹	بابو کنور سین جی بریلی	۲ر	مارچ	۱۰۳۹	منشی رگھبر دیال جی معرفت		
۱۰۲۰	سکریٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ پیلی بھیت	[illegible]		۱۰۳۹	بابو ہزاری لال	عہ	،،
۱۰۲۱	[illegible] صدر	للعہ		۱۰۴۰	بابو شیو سنگھ جی ضلع بستی	[illegible]	،،
۱۰۲۲	پنڈت شبد یال جی مین پوری	عہ	ماہواری	۱۰۴۱	بابو رگھبیر سہائے جی پٹنہ	للعہ	
۱۰۲۳	بابو چندر سنگھ جی وکیل ہردوئی	عہ	،،	۱۰۴۲	بابو برجموہن پرشاد جی	[illegible]	آریہ پتر
۱۰۲۴	بابو رام سنگھ، بابو گوپال پرشاد جی	[illegible]	،،	۱۰۴۴	بابو کشن لال جی گورداسپور	[illegible]	،،
۱۰۲۵	بابو رگھوناتھ سہائے جی اٹاوہ	عہ	،،	۱۰۴۵	بابو ہرنراین پرشاد جی	[illegible]	،،
۱۰۲۶	پنڈت ہر پرشاد جی فرید پور	[illegible] ۱۵ر	چندہ بقایا	۱۰۴۶	بابو مینگراج جی بنارس	[illegible]	،،
۱۰۲۷	بابو پرشوتم داس جی معرفت			۱۰۴۷	بابو نہال جی ریاست فرید کوٹ	[illegible]	،،
۱۰۲۷	بابو ٹھاکر داس جی خزانچی	[illegible]		۱۰۴۸	کنور راج بہادر سنگھ جی	[illegible]	
۱۰۲۸	ڈاکٹر جگناتھ پرشاد جی	[illegible]	،،	۱۰۴۹	لالہ نند لال جی بیسلپور	[illegible]	
۱۰۲۹	لالہ کیدار ناتھ جی مظفرنگر	[illegible]	،،	۱۰۵۰	بابو شمبھر دیال جی سہارنپور	[illegible]	،،
۱۰۳۰	بابو جوتشی لال جی گجرات	[illegible]	،،	۱۰۵۱	بابو رام پرشاد جی بلوچستان	[illegible]	،،
۱۰۳۱	بابو بدری پرشاد دیولالی	[illegible]	،،	۱۰۵۲	بابو بھگوان سروپ جی	[illegible]	،،
۱۰۳۲	بابو امراؤ سنگھ جی بجنور	۷ر	،،	۱۰۵۳	بابو شرم سنگھ جی سیالکوٹ	[illegible]	چھاپہ
۱۰۳۳	بابو موہن لال جی تلہر	للعہ ۸ر	،،	۱۰۵۴	بابو متھرا پرشاد جی بریلی	[illegible]	
۱۰۳۴	بابو شیو نراین جی وکیل	[illegible]	،،	۱۰۵۵	بابو دوارکا پرشاد جی بریلی	[illegible]	
۱۰۳۵	رائے بہادر منشی دامودر داس جی	للعہ ۱۲ر	،،	۱۰۵۶	بابو جگناتھ پرشاد جی بریلی	[illegible]	

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۰۵۷	بابو سارداپرو مکرجی بریلی	[illegible]	[illegible]
۱۰۵۸	راجہ کالیچرن صاحب "	[illegible]	سالانہ
۱۰۵۹	سیٹھ ہرچرن لال جی "	[illegible]	"
۱۰۶۰	منشی نند لال جی تلہر	[illegible]	یکمشت دان
۱۰۶۱	بابو کیدار ناتھ جی ضلع ہردوئی معرفت لالہ ناہر پرشاد جی ورما	[illegible]	"
۱۰۶۲	معرفت گورنر صاحبان	[illegible]	اخبار
۱۰۶۳	ٹھاکر چند سنگھ جی معرفت پنڈت رگھنندن پرشاد جی بریلی	[illegible]	"
۱۰۶۴	بابو دیبی پرشاد جی "	[illegible]	"
۱۰۶۵	بچھے لال جی "	[illegible]	پارچہ
۱۰۶۶	لالہ للتو مل دھنی مل جی "	[illegible]	اخبار
۱۰۶۷	دھرم پتنی بابو شنکر لال جی شیخوپور	۱۴/	پارچہ
۱۰۶۸	گپت دان معرفت گورنر صاحبان	[illegible]	اخبار
۱۰۶۹	لالہ نراین داس جی بریلی	[illegible]	"
۱۰۷۰	رام کستی پرشاد جی "	۱۱/	"
۱۰۷۱	مسٹر لول صاحب بہادر معرفت بابو دیبی سہائے جی بریلی	[illegible]	"
۱۰۷۲	بابو ہرگوبند جی چندوسی	[illegible]	"
۱۰۷۳	لالہ منا لال جی "	[illegible]	پارچہ
۱۰۷۴	بابو گنیش پرشاد جی بریلی		

۱۰۷۵	بابو گنیش پرشاد جی بریلی	۳/۹	اخبار
۱۰۷۶	بابو اشرفی لال جی "	[illegible]	پارچہ
۱۰۷۷	مہاشہ متھرا پرشاد جی "	[illegible]	اخبار
۱۰۷۸	لالہ چندر سین جی "	[illegible]	"
۱۰۷۹	لالہ متھرا پرشاد جی "	[illegible]	"
۱۰۸۰	مسٹر کمتی رام دیوی جی "	[illegible]	"
۱۰۸۱	مہاشہ اشرفی لال جی بجنور	[illegible]	"
۱۰۸۲	ماسٹر مرلیدھر جی بریلی	[illegible]	"
۱۰۸۳	بابو کنہیا لال جی "	۶/۱۰	"
۱۰۸۴	پنڈت بنسی دھر جی "	[illegible]	"
۱۰۸۵	پنڈت دوارکا پرشاد جی "	[illegible]	"
۱۰۸۶	مہاشہ بندرابن جی رامپور	[illegible]	یکمشت
۱۰۸۷	بابو گوپی ناتھ جی گورکھپور	[illegible]	"
۱۰۸۸	پنڈت چھوٹے لال جی آگرہ	[illegible]	"
۱۰۸۹	پنڈت بندا پرشاد جی گورکھپور	[illegible]	"
۱۰۹۰	ٹھاکر [illegible] سنگھ جی راجپور کلاں	[illegible]	"
۱۰۹۱	لالہ کنہائی لال و چنی لال صاحبان بریلی	[illegible]	"
۱۰۹۲	بابو [illegible] لال جی فتحگڈھ	[illegible]	"
۱۰۹۳	بابو راجی لال بھوگنی پور	[illegible]	"
۱۰۹۴	بابو شیوپال سنگھ جی بداؤں	[illegible]	[illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۰۹۵	معرفت گورنر صاحبان فروخت تگی ترکاری	۱۲/	باغ	۱۱۰۰	بابو جوالا پرشاد جی وکیل سکریٹری یتیم خانہ بریلی	۵/	جنوری تا مئی
۱۰۹۶	اکو کلا مالن بریلی	۲/	تھہکیہ بسولی	۱۱۰۱	بابو نراین داس "	۲/	فروری تا جون
۱۰۹۷	معرفت گورنر صاحبان	۵/	سلامی	۱۱۰۲	بابو لشمبر ناتھ جی "	۲/	مئی اگست
۱۰۹۸	" " "	۱۰/	برگد	۱۱۰۳	پنڈت جانکی پرشاد جی معرفت مسٹر وسلٹن صاحب لکھنؤ	۱۰/	
۱۰۹۹	سیکر شاہ بریلی	للعہ	فرو	۱۱۰۴	منشی دوارکا پرشاد جی بریلی آنریری	۲/	بھوور

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور

یہ علمی اخلاقی اور ادبی رسالہ جو مدرسین کا بہترین وکیل اور طلباء کا سچا رفیق ہے۔ قریباً دس سال سے شائع ہوتا ہے عالیجناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب نے اسے پنجاب کے عام تعلیم کے سکولوں۔ نارمل سکولوں اور ٹریننگ کالج کیلئے منظور کیا ہوا ہے۔ اور یہ رسالہ نہ صرف پنجاب کے سکولوں میں بلکہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک قریباً سب علاقوں میں سرکاری و غیر سرکاری طور پر بہم پہنچایا جاتا ہے۔ ضخامت ہر دفعہ ۱۰۰ صفحہ کے قریب ہوتی ہے۔ قیمت طلبا سے ۱۲/ اور مدرسین سے ۲/ رسالانہ مقرر ہے۔

المشتہر

منیجر رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لارڈ کچنر کی بیوقت موت

زار روس نے فوجی جنگ کے متعلق اور تمدنی انتظام کیلیے لارڈ کچنر کو صلاح کیلیے
بلا بھیجا حضور موصوف سب انتظام جنگ بری و بحری مکمل کر کے اور بلا کسی
اطلاع کے چند سرداروں و محافظوں کو ساتھ لیکر بسوئے روس روانہ ہوئے
دشمن کے جاسوسوں نے شاید اطلاع کر دی اور تارپیڈو لگا دیا۔ سارا بیڑا
غرق ہو گیا۔ کوئی آدمی بھی نہ بچ سکا اس خبر سے بڑی سنسنی پھیل رہی ہے کیونکہ
لارڈ کچنر نے ۴۵ برس انگریزی قوم کی خدمت کی تھی اور فوجی طاقت کو
اعلےٰ بنا دیا تھا۔ افسوس اس بات کا باقی ہے کہ انگریز سرکار لارڈ کچنر کی موجودہ جنگ میں بھی
صلاح و مشورہ سے مستفید نہ ہو سکیگی اور جب صلح نامہ کا سوال پیش ہوگا
تو لارڈ کچنر کی شخصیت اور بھی زیادہ محسوس ہوگی۔ کیونکہ وہ صلح کے معاملہ میں
اور شرائط طے کرنے میں یکتا تھے۔ لارڈ کچنر بیشک ایک بہت بڑے
آدمی سچے معنوں میں تھے ایک ایسے آدمی کی موت ایک خاص
موقع پر ایک بڑا ملکی نقصان ہے۔ آریہ سماج بریلی نے جسدن
خبر موصول ہوئی اُسیدن ایک جلسہ کیا اور تمام سکول
بند کر دیئے۔ اور لارڈ کچنر کی موت پر اظہار ہمدردی کیا

(اڈیٹر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور ۳۰ مارچ کو ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس مین پنڈتون نے ہون کرایا۔ اور لارڈ کچنر کے لیئے دعا کی اور اظہار شوک کا رزولیوشن پاس کیا۔ اور تجویز ہوا کہ ایک خط معرفت کلکٹر صاحب کو لفٹنٹ گورنر تک بھیجا جاوے۔ اور ایڈیٹر ستیہ دھرم پرکاش اور آریہ پتر کو نقل بھیجی جاوے

آریہ کمار سبھا بریلی

کا کام عرصہ سے بہت سست اور [illegible] رہتا ہے کوشش کیگئی کہ کام باقاعدہ ہو۔ لیکن نہین ہوتا۔ ہمین یہہ اطلاع دیکر خوشی ہوتی ہے کہ بابو موہن لعل بہوت منتری کو ڈبل مبارکبادی دیسکتے ہین [illegible] انکی شادی بالکل ویدک ریتی سے مرادآباد سماج کے پستکادھیش [illegible] بابو بدری پرشاد کے سپتری کیساتھ سے ہوی۔ اور وہ بی۔ اے مین پاس [illegible] گیٔ موجودہ منتری بابو شوامی لعل بھی بی۔ اے۔ مین سکنڈ ڈویزن مین پاس [illegible] گئے۔ تہیر [illegible] مین بابو موہن لعل منتری بابو رام رتن بابو کیسو شرن۔ بابو سنیام [illegible] اپن پاس ہو گئے۔ الف۔ اے کا نتیجہ بڑا سخت اور خراب رہا۔ اور کمار سبھا کا بھی وہی حال رہا یعنی بابو اننت چندر جنکو اچھا پاس ہونے کی امید تھی فعل ہو گئے۔ انٹرنس مین بابو گنگادھر پرشاد برادرزادہ ماسٹر مرلیدھر اور بابو برج بہاری لعل خلف پنڈت بشن لعل۔ ایم۔ اے دونون پاس ہو گئے۔ مڈل مین بھی دھرم دیو اپ منتری کمار سبھا پاس ہو گئے۔ غرضکہ نتائج ممبران کمار سبھا عام طور پر اچھے رہے۔ ہم مبارکباد دیتے ہین۔ (ایڈیٹر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ نکو طیار رہین اُنکی بابت خط وکتابت سکریٹری آریہ سماج بریلی سے ہونی چاہیئے۔

(۱) برہمن عمر ۲۳ برس مدہیا پاس آمدنی قریبًا ۵۰ روپیہ ماہوار

(۲) کایستہ عمر ۲۲ برس نارمل ٹرینڈ ٹیچر آمدنی قریبًا ۱۵ ،، ،،

(۳) سنار کنیا عمر ۱۴ برس سوشیل دیوگیہ پڑھی لکھی۔

نوٹ:۔ دہرم سبہا نے ایک اسپیک منڈلی قایم کر دی ہے جسکی نیم آیندہ شایع کیئے جاوینگے ضلع پر چار نے تلہر۔ رسولا اور کئی دیگر جگہوں پر خوب زور شور سے پرچار کیا۔ رسولا مین پنڈت بہاری لال سوامی ستیہ تانند سوامی سروانند جی مہاراج پنڈت نرنجن دیو جی مصر اور پنڈت شیو شرما کے ویاکھیان ہوئے حاضرین بہت زیادہ تھے۔

خبرین

آریہ سماج بریلی نے اپنے سپتاہک جلسہ مین حسب ذیل رزولیوشن پاس کیئے۔

۱ یہ سماج پنڈت بھوجدت جی کے مرتیو پر شوک پرگھٹ کرتی ہے اور اونکے پریوار والون (کٹمبیو) سے سہانوبہوتی ظاہر کرتی ہے آریہ سماج اور شدہی کاریہ کو اس سے بڑا نقصان پہنچا ہے

۲ یہ سماج سوامی سومدیو جی کے مرتیو پر شوک پرگھٹ کرتی ہے آپ ایک ودوان سنیاسی سپشٹ وکتا مشہور اوپدیشک تھے سنیاس سے پہلے آپکا نام ڈاکٹر بشن داس تھا جنکا سنسکار ویدک ریتی سے ۱۹ مئی کو ہوا:۔

۳ یہ سماج رائے ٹھاکر دت شرما کی اس التوجہ کارروائی کو جو انہون نے نرواچن کے سمے پولیس سے سہائتا لے کر جتلا کرایا گہرنا درشٹی سے دیکھتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دوائیون کے تیل

مذکورذیل دوائیون کے تیل دوائیون کے تیل کی دو تین بوند یا ذیادہ سیر دوا کے فائدہ دیتی ہین اور گھونٹنے پیسنے کی تکلیف سے بچتے ہین۔ اور آسانی سے پی سکتے ہین۔

(۱) روغن صندل سوزاک کے لیئے نہایت درجہ مفید ہے قیمت فی شیشی ۶ر محصول ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ۔ ۵ر

(۲) اجوائن کا تیل۔ قے اور بدہضمی کے ایک ہی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

(۳) روغن سونٹھ۔ یہہ بھوک کو بڑہاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ محصول ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ۔ ۵ر

(۴) روغن سونف۔ پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کیلیئے مفید ثابت ہوا ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ر

(۵) روغن دال چینی۔ یہ دال چینی کے عالم چھالکون سے بنا ہے اور یہ چیز نہایت خوشبودار ہے قیمت فی شیشی ۶ر محصول ایک سے چار تک ۵ر

(۶) روغن لونگ۔ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم بدہضمی کو مفید ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

(۷) روغن لیمو۔ یہ ہرے گویا ابھی درخت سے ٹوٹے ہوے لیمو کا خوشبو دیتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

(۸) روغن پپرمنٹ۔ پیٹ کے درد و بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنے مین یہ ایک بہت مشہور دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰ر محصول ۵ر

(۹) روغن الائچی۔ متلی اور ہچکی کو بند کرتی ہے اور بھوک بڑہاتی ہے قیمت ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ed in Database

Signature with Date

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha